https://www.ashrafia.net

ماہنامہ

الاشرف

کراچی

مارچ ۲۰۲۶ء

Reg. # MC 742

Web: www.ashrafia.net

بیادگار امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

- درسِ قرآن
- درسِ حدیث
- اسوۂ حسنہ
- رمضان المبارک کی عظمت وفضیلت
- تاریخ اسلام کا ایک عظیم معرکہ "جنگِ بدر"
- اُم المومنین حضرت سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
- امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
- "عید الفطر"... حقائق کے بے داغ آئینے میں...

عید الفطر مبارک

بانی اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی

ماہنامہ

الاشرف

کراچی

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

(رجسٹرڈ نمبر MC 742)

مارچ ۲۰۲۶ء جلد نمبر ۴۷ شمارہ نمبر ۳

رمضان المبارک
شوال المکرم
۱۴۴۷ھ

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

بانی

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ
سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

روحانی سرپرست

قائد ملت حضرت علامہ
سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (بھارت)

ایڈیٹر

ابوالمکرم ڈاکٹر **سید محمد اشرف** جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

سب ایڈیٹر

صاحبزادہ **حکیم سید اشرف** جیلانی

فون نمبر:
0321-9258811
021-36600676

قیمت =/40 روپے
سالانہ =/400 روپے

مقامِ اشاعت
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی۔ 74600

نگران انتظامی امور : سید محبوب اشرف جیلانی
مشاورت : سید اعراف اشرف جیلانی

پروف ریڈر
مولانا عرفان اشرفی
مقصود اویسی / نعمان اشرفی

ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ
محمد ابراہیم اشرفی
محمد اجواد عطاری

سرکولیشن
محمد بلال اشرفی / محمد قدیر اشرفی
محمد ثاقب اشرفی

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

https://www.ashrafia.net

ماہنامہ الاشرف

اس شمارے میں

عنوان	مصنف	صفحہ
حمد و نعت	جناب افسرؔ ماہ پوری صاحب، جناب حفیظؔ تائب صاحب	3
آغازِ گفتگو	ایڈیٹر	4
درسِ قرآن	حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	9
درسِ حدیث	حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	11
رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت	حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ	13
اسوۂ حسنہ	انتخاب: صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی مدظلہ العالی	16
اُم المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	فاتح عیسائیت حضرت علامہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ	19
خطباتِ فخر المشائخ مدظلہ العالی... ''رسالت''	ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی	22
امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم	شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ	26
تاریخ اسلام کا ایک عظیم معرکہ ''جنگِ بدر''	حضرت مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی صاحب	29
عرفانِ شریعت... ''صدقۂ فطر کے مسائل''	حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ	32
''علمائے اہلسنت کی یادیں''... حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ	حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی	33
''عیدالفطر''... حقائق کے بے داغ آئینے میں...	جناب عارفؔ دہلوی مرحوم	38
خلفاء اشرف المشائخ قدس سرہ... ''جناب طاہر حسین اشرفی مرحوم''	ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی	40
تبصرہ ''شوقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم''	صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی (ریسرچ اسکالر)	41
الاشرف نیوز	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی	43

https://www.ashrafia.net

باری تعالیٰ

حمد

حضرت افسرؔ ماہ پوری صاحب

یہ فصلِ گل بھی ترِی، گلستان بھی ترا
خزاں بھی تیری ہے، دشتِ تپاں بھی تیرا

یہ مہر و ماہ درخشاں، یہ انجم و پرویں
یہ کہکشاں بھی ترِی، آسماں بھی تیرا

یہ گردِ راہ کے ذرّے، یہ پُرفشاں لمحے
زمیں تیری ہے یاربّ، زماں بھی تیرا

یہ تپتی راہ گزر، یہ شجر شجر سایہ
یہ دھوپ بھی ہے ترِی، سائباں بھی تیرا

ہزار نغموں سے بہتر تلاوتِ قرآں
یہ حسنِ صوت، یہ سحرِ بیاں بھی تیرا

کہاں نہیں ترِی آیت ہے بزمِ گیتی میں
یہ آنکھ بھی ترِی، یہ سماں بھی تیرا

ترے حضور بجز اس کے کیا کہے افسرؔ
یہ حمد بھی ہے ترِی، حمد خواں بھی تیرا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعتِ رسول

جناب حفیظؔ تائب صاحب

دیارِ محبوب کے مسافر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
جو دیکھنا جانفزاء مناظر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

قباء میں جب ہوں ادا نوافل، سکون پائیں جو دیدہ و دِل
جب کیف میں ہو روح بھی ذاکر، ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

جو بالمقابل ہو باغِ سلمان، نوازشِ مصطفیٰ کا عنواں
شگفتہ جب ہو ریاضِ خاطر، ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

ملے جو رحمت کا عید نامہ، جو پاس ہو مسجدِ غمامہ
جو دل ہو طیب، جو جاں ہو طاہر، ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

نگاہ میں جب ہو سبز گنبد، لبوں پہ صلِّ علیٰ محمد ﷺ
جو سامنے ہوں حرم کے طائر، ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

سحابِ جذبات جب ہو امڈا، جو وقت ہو خاص رحمتوں کا
جو پیشِ سرکار ﷺ ہو تو حاضر، ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

غمِ جُدائی میں چُور ہو کر، مواجہہٗ سید الوریٰ ﷺ پر
جو پیش کرنا سلامِ آخر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

https://www.ashrafia.net

آغازِ گفتگو

"رزق میں بے برکتی۔۔ اسباب، علاج اور وظیفہ"

ایڈیٹر

قارئین کرام! آج ہم ایک اہم موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے: **"رزق میں بے برکتی۔۔ اسباب، علاج اور وظیفہ"** یہ بڑا اہم موضوع ہے اور آج ہر شخص اسی پریشانی کا شکار ہے کہ رزق اور روزگار میں برکت نہیں ہے۔ ہزاروں کمانے والا ہو یا لاکھوں، کروڑوں کا مالک ہو یا ارب پتی سب کا شکوہ یہی ہے کہ برکت نہیں ہے بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ مہینہ پورا ہونے سے پہلے ہی پیسے ختم ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو اس کے لیے قرض لینا پڑتا ہے۔ جب ہم نے اس مسئلے پر غور کیا تو اس معاملے میں بہت سی وجوہات سامنے آئیں۔ پھر ہم نے ان کا حل نکالا اور اس کے لیے وظائف بھی منتخب کیے تاکہ عوام الناس کو بے برکتی کے اسباب معلوم ہو جائیں اس کا علاج بھی معلوم ہو جائے اور یہ پریشانی دور ہو سکے

بے برکتی کی سب سے پہلی وجہ:

قناعت اور توکل ختم ہونا۔ ہمارے بزرگ فرماتے تھے ''جتنی چادر دیکھو اتنے پیر پھیلاؤ'' یعنی جتنی آمدنی ہو اتنا ہی خرچ ہو۔ آمدنی سے زیادہ اگر خرچ کرو گے تو یقیناً پریشان رہو گے۔ ہم نے اپنے اخراجات اتنے بڑھا لیے کہ جو آمدنی ہے اس میں پورا ہونا مشکل ہو جاتا ہے اور پھر اسے پورا کرنے کے لیے قرض لینا پڑتا ہے تو یقیناً پریشان ہونا لازمی ہے۔ ہمیں اپنا رہن سہن اور لین دین اسی حساب سے رکھنا چاہیے جو ہم پورا کر سکیں۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔

بے برکتی کی دوسری وجہ:

نمازوں سے غفلت ہے یعنی نماز کی پابندی نہ ہونا۔ مسجد سے آواز آرہی ہے حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح۔ آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف۔ لیکن ہم ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں اور اس طرف ہم توجہ نہیں دیتے۔ سوچتے ہیں کہ پہلے یہ ضروری کام کر لیں پھر نماز پڑھ لیں گے اور ہوتا یہ ہے کہ کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں جب کہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ اوّلیت نماز کو دیتے کہ پہلے میں نماز پڑھ لوں پھر دوسرا کام کروں گا۔ یاد رکھیے کہ اگر آپ کام کی وجہ سے نماز چھوڑ دیں گے تو کام میں کامیابی نہیں ہوگی اور نماز کی وجہ سے کام چھوڑ دیں گے تو اللہ

کے کرم سے کام مکمل ہوجائے گا اس لیے ہمیں پہلی ترجیح نماز کو دینی چاہیے کیونکہ رزق دینے والا وہی خالق و مالک ہے اگر ہم اسی کی بارگاہ میں حاضری نہ دیں گے اور اس کے ذکر سے غفلت اختیار کریں گے تو پھر کامیابی ناممکن ہوجائے گی ۔ قرآنِ کریم میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ''وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا'' (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۴) ترجمہ: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اس ارشادِ خداوندی سے پتا چلا معیشت کی تنگی اور بے برکتی کی ایک وجہ اللہ کے ذکر سے غفلت اور نمازوں کی پابندی نہ ہونا ہے

بے برکتی کی تیسری وجہ:

وقت پر روزگار کی جگہ موجود نہ ہونا۔ یعنی کسی کی دوکان ہے، کسی کاٹھیہ ہے، یا کوئی کہیں جاب کر رہا ہے تو وہ کبھی وقت پر اپنے کام کی جگہ موجود نہیں رہتا اور اکثر مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ کاروباری حضرات ۱۲ یا ۱ بجے کے بعد گھر سے نکلتے ہیں اور پھر جا کر دوکان پر بیٹھتے ہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ کاروبار کا ایک وقت ہو اتنے بجے دوکان کھلے گی اور اتنے بجے بند ہوگی۔ اگر آپ وقت مقرر کر کے دوکان پر بیٹھیں تو یقیناً برکت ہوگی اور آنے والے گاہک کو یہ پتا ہوگا کہ اس وقت آپ دکان پر موجود ہیں اسی طرح اگر آپ نوکری کر رہے ہیں تو جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس وقت پر اپنی نوکری کی جگہ موجود رہیں۔

بے برکتی کی چوتھی وجہ:

دوسروں کے پیسے روک کر کاروبار کرنا اور آج کل یہ چیز عام ہے۔ تاجر کے پاس پیسے ہوتے ہیں لیکن وہ جان بوجھ کر دوسرے کے پیسے روکتا ہے اور پھر اس پیسے سے کاروبار کرتا ہے۔ تاجروں نے اصول یہ بنا لیا ہے کہ اپنے پیسے محفوظ رکھو اور دوسرے کے پیسوں سے کاروبار کرو حالانکہ شریعت کا اصول یہ ہے کہ اگر آپ پر کسی کا قرضہ ہے اور آپ کے پاس پیسے بھی موجود ہیں تو سب سے پہلے قرضہ ادا کریں یہ نا سوچیں کہ اگر میں پیسہ دوں گا تو کمی ہوجائے گی بلکہ اگر آپ خوش دلی کے ساتھ اس کی امانت اس تک پہنچا دیں گے یعنی جس کا پیسہ آپ کے اوپر ہے وہ ادا کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پیسے میں برکت ڈال دیگا۔ پیسہ ایسی چیز ہے جو کسی کے پاس رکتا نہیں یہ گھومتا رہتا ہے اور اس کو روکنے سے کتنے لوگ پریشان ہوجاتے ہیں ذرا سا غور کریں کہ آپ کو کسی کا پیسہ دینا ہے اور آپ نے جان بوجھ کر اس کا پیسہ روکا ہوا ہے تو وہ شخص کتنی پریشانیوں کا سامنا کر رہا ہوگا۔ اسی طرح اس تیسرے شخص کو چوتھے کو دینا ہے تو اگر پہلے نے روکا تو آگے پوری چین جو بنی ہوئی ہے وہ سب کے سب پریشان ہوں گے۔ آج پریشانی کی اور بے برکتی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ سب ایک دوسرے کا پیسہ روک کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی لیے سب پریشان ہیں۔ اگر ہر تاجر خوش دلی کے ساتھ اپنے دوسرے تاجر بھائی کو اس کا پیسہ دے دے تو کوئی بھی پریشان نہ ہو۔ سب آرام، سکون اور اطمینان کے ساتھ کاروبار کریں۔ پریشانی اسی وقت ہوتی ہے جب آگے سے پیسہ رک جاتا ہے۔

https://www.ashrafia.net

بے برکتی کی پانچویں وجہ:

یہ ہے کہ کاروبار میں سود کا شامل ہونا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج یہ چیز بھی عام ہو چکی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر وعید موجود ہے لیکن اس کے باوجود لوگ اس سے غافل ہیں۔ کاروبار میں سود کا لین دین کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس سے ہمارا پیسہ بڑھ رہا ہے حالانکہ وہ کام جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہو اس میں کبھی بھی کامیابی اور برکت نہیں ہو سکتی اور دوسری بات یہ ہے کہ دو شخصوں سے اللہ نے اعلانِ جنگ کیا ہے ایک وہ جو اللہ کے ولی سے عداوت و دشمنی رکھے اور دوسرا وہ جو سود کا لین دین کرے۔ جب سود کاروبار میں شامل ہو جاتا ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے اور وہ پیسہ حرام ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ حتی الامکان اس سے بچیں اور رزقِ حلال کمانے کی کوشش کریں۔

بے برکتی کی چھٹی وجہ:

یہ ہے کہ مالک کو دھوکا دینا مثلاً آپ کسی جگہ اکاؤنٹنٹ ہیں یعنی اس کمپنی یا اس دکان کا حساب آپ کے پاس ہے اگر آپ کے پاس پیسہ آیا اور آپ نے اس کو لکھا نہیں اپنی جیب میں ڈال لیا یہ سوچ کر کہ مالک نہیں دیکھ رہا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مالک کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ آپ نے پیسہ اپنی جیب میں رکھا ہے کیونکہ مالک اسی پیسے کے متعلق آپ سے سوال کرے گا جو رجسٹر میں لکھا گیا ہوگا اور جو نہیں لکھا گیا اس کے متعلق کوئی سوال نہیں ہوگا۔ اکثر لوگ یہی سوچ کر اپنی حلال کمائی کو حرام کرتے ہیں کہ اپنے مالک کی نظر سے بچا کر پیسہ جیب میں رکھ لیتے ہیں اور اس پیسے کی انٹری نہیں کرتے جب مالک آیا اور اس نے حساب مانگا تو آپ نے بڑے اطمنان سے رجسٹر اس کے سامنے رکھ دیا اور کیش بھی رکھ دیا۔ ظاہر ہے جو لکھا تھا اس نے اسی کے مطابق کیش کو چیک کیا اور مطمئن ہو گیا کہ پیسے پورے ہیں حالانکہ اسے یہ نہیں پتا کہ کیشئر نے کچھ پیسے لکھے ہی نہیں اور اپنی جیب میں ڈال دیے یہ سراسر دھوکا ہے، جھوٹ ہے اور مالک سے غداری ہے یعنی جس کے دیے ہوئے پیسے سے آپ رزق کھا رہے ہیں اسی کو دھوکہ دے رہے ہیں صرف اتنا سوچ لینا چاہیے کہ میرا مالک تو مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن ایک حقیقی مالک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ صرف مالک ہی نہیں خالق بھی ہے اور وہ ایسے دیکھتا ہے جیسے دن کی روشنی میں دیکھتا ہے ایسے ہی رات کی تاریکی میں بھی دیکھتا ہے جیسے تمہارے چہرے کو دیکھتا ہے ایسے ہی تمہارے دل کو بھی دیکھتا ہے اگر صرف یہ خیال دل میں پیدا ہو جائے تو انسان کبھی بھی چھپ کر کوئی غلط کام نہ کرے

بے برکتی کی ساتویں وجہ:

کاروبار میں کثرت سے جھوٹ بولنا یعنی گاہک سے جھوٹ بول کر اپنا مال بیچنا۔ غلط اور عیب دار مال کو جھوٹ بول کر اچھا ثابت کر کے بیچنا، اسی طرح اگر مال صحیح بھی ہے تو سیدھے سادھے گاہک کو دیکھ کر اس کی دگنی تگنی قیمت وصول کرنا اور یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر آپ کسی دکان پر کپڑا، جوتا یا کوئی چیز خریدنے جائیں تو دکاندار اس کی دگنی قیمت بتاتا ہے پھر آہستہ

https://www.ashrafia.net

آہستہ کم کر کے اصل قیمت پر آجاتا ہے اور بعض دکاندار قسمیں کھا کر، جھوٹ بول کر اپنے مال کو بیچتے ہیں یہ سب دھوکے بازی ہے، فریب ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہے اس سلسلے میں وہ دکاندار صحیح ہوتے ہیں جو اپنی دکان پر ایک چھوٹا سا بورڈ لگا دیتے ہیں کہ ایک دام اس کا مطلب ہے کہ نہ آگے نہ پیچھے۔ یہ وہ اسباب تھے جن کی وجہ سے رزق میں روزگار میں کاروبار میں اور نوکری میں بے برکتی ہوتی ہے اب آیئے اس کا علاج بیان کریں۔

بے برکتی دور کرنے کا علاج:

سب سے پہلے ہمیں چاہیے کہ ہم پانچ وقت نماز کی پابندی کریں حتی الامکان یہ کوشش کریں کہ ہر نماز وقت پر ہو اگر کبھی کسی وجہ سے نماز نکل بھی جائے یا قضا ہو جائے تو قضا ہی پڑھ لیں کیونکہ حدیث شریف کے مطابق فجر اور عصر میں فرشتے رحمتیں و برکتیں لے کر نازل ہوتے ہیں جو موجود ہوتے ہیں وہ مستفیض ہو جاتے ہیں اور جو موجود نہیں ہوتے وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لیے ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سب صرف پانچ وقت نماز پابندی کے ساتھ پڑھ لیں تو آدھے سے زیادہ مسائل دور ہو جائیں کیونکہ نماز کی بڑی برکت ہوتی ہے اور نمازی کا دل سکون میں رہتا ہے۔

دوسری چیز جس سے بے برکتی دور ہوتی ہے وہ یہ ہے وقت پر اپنے روزگار کی جگہ پر موجود ہونا۔ چاہے وہ دکان ہو، فیکٹری ہو یا نوکری کی کوئی جگہ ہو جو وقت مقرر کیا گیا ہے اسی وقت روزانہ آپ کو وہاں موجود ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے خلوص نیت کے ساتھ کام کرنا چاہیے ایسا کرنے سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور انسان مطمئن رہتا ہے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ تاجر حضرات کو یہ چاہیے کہ کبھی بھی قصداً یا جان بوجھ کر کسی کا پیسہ نہ روکیں اگر آپ کے پاس ہے تو جس کا بھی دینا ہے اسے دے دیں ہو سکتا ہے کہ اسے پیسے کی اشد ضرورت ہو اور آپ کے نہ دینے سے اسے بہت بڑا نقصان ہو جائے کیونکہ ایسا کرنے سے اگر کوئی بڑا نقصان ہوا یا کوئی حادثہ رونما ہوا تو اس کا وبال آپ کے اوپر پڑے گا اس طرح آپ جھوٹ سے بھی بچ جائیں گے کیونکہ پیسہ روکنے کے لیے جھوٹ بولنا پڑے گا کہ میرے پاس ابھی نہیں ہے یا یہ کہ میں کل دے دوں گا، ایک ہفتے میں دے دوں گا یا ایک مہینے کے بعد دے دوں گا اور پھر جب یہ مدت گزر گئی تو پھر جھوٹ بول کر مزید ٹائم آگے بڑھا دیا یہ تمام چیزیں برکت کو ختم کرنے والی ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے رزق میں برکت ہو تو جس کا جو دینا ہے وہ خوش دلی کے ساتھ ادا کر دیں کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ آپ نے جان بوجھ کر کسی کا پیسہ روکا اور مر گئے تو اپنے اوپر بوجھ لے کر کیوں جائیں اس لیے بہتر ہے کہ زندگی ہی میں ادا کر دیں۔

چوتھی چیز اپنے کاروبار کو سودی لین دین سے پاک رکھنا کبھی بھی یہ نہ سوچیں کہ میں سود لے کر یا دے کر اپنے کاروبار کو بڑھاؤ کیونکہ جس کام میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا نہ ہو

https://www.ashrafia.net

اس میں کبھی بھی برکت و کامیابی نہیں ہوسکتی لہٰذا اپنے کاروبار کو سودی لین دین سے پاک رکھیں ان شاءاللہ تعالیٰ برکت ہوگی

پانچویں چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے کاروبار میں برکتیں عطا کرتا ہے اگر آپ سو روپے کمائیں تو ایک روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ اگر ہزار کمائیں تو سو روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اگر لاکھ کمائیں تو ہزار روپے خرچ کریں کہ ایسا کرنے سے کاروبار میں ترقی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ ہمارے اسلاف جب کاروبار کرتے تھے تو اس میں کچھ نہ کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکالتے تھے اسی لیے ان کے رزق میں برکت ہوتی تھی آج ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دیا تو ہمارے رزق میں بے برکتی بڑھ گئی۔

چھٹی چیز غریبوں کی مدد کرنا۔ اگر آپ دیکھیں کے کوئی آدمی غریب ہے اس کے پاس کھانے پینے کی چیز نہیں تو اسے کھانے پینے کی چیزیں مہیا کر دیں اگر پہننے کے لیے کپڑے نہیں تو اسے کپڑے مہیا کر دیں، اگر وہ بیمار ہے تو اس کی دوا کا انتظام کر دیں اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے لیکن اس سلسلے میں سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیکھیں کہ ان میں کوئی ایسا تو نہیں جس کو آپ کی مدد کی ضرورت ہو اگر ہے تو پہلی ترجیح اسے دیں پھر آگے بڑھیں۔

ساتویں چیز حقداروں کو ان کا حق دینا۔ یعنی آپ پر آپ کی بیوی کا بھی حق ہے، آپ کے بچوں کا بھی حق ہے، آپ کے والدین کا بھی حق ہے، آپ کے بہن بھائیوں کا بھی حق ہے آپ کے رشتہ داروں کا بھی حق ہے۔ اگر ان میں سے کسی کی حق تلفی ہو رہی ہے تو کاروبار میں برکت نہیں ہوسکتی اس لیے ضروری ہے کہ پہلے حقداروں کو ان کا حق دے دیں ورنہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ پریشان ہیں اور دوسری جگہ پیسے لٹائیں جا رہے ہیں اسی طرح بیوی بچے پریشان ہیں ان کا حق مار کر غلط راستے پر پیسے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ بہن بھائیوں کو پیسے کی ضرورت ہے آپ دے سکتے ہیں لیکن ان کا حق مار کر دوسری جگہ پیسے لٹا رہے ہیں اس لیے سب سے پہلے حقداروں کو ان کا حق دیں ان شاءاللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت ہوگی۔ یہ بے برکتی کے وہ اسباب اور ان کا علاج تھا جو ہم نے آپ کے سامنے بیان کیا اب ہم رزق میں برکت کے لیے نہایت مجرب وظیفہ تحریر کر رہے ہیں

وظیفہ:

جس کے پڑھنے سے ان شاءاللہ تعالیٰ رزق روزگار میں برکت ہوگی وظیفہ یہ ہے یَارَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تین اسمِ پاک ہیں ان تینوں کو ملا کر پڑھنا ہے پانچ سو مرتبہ بعد نمازِ عشاء اول و آخر درود شریف گیارہ مرتبہ کے ساتھ "کم سے کم چالیس دن پڑھیں" اور اگر اس کو ہمیشہ کے لیے معمول بنالیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو رزقِ حلال کمانے اور شریعت وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..............(ایڈیٹر)

https://www.ashrafia.net

درسِ قرآن

حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی الرحمۃ

پارہ نمبر ۷، سورۃ المآئدہ آیت نمبر: ۹۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَیَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیۡءٍ مِّنَ الصَّیۡدِ تَنَالُهٗۤ اَیۡدِیۡكُمۡ وَ رِمَاحُكُمۡ لِیَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ یَّخَافُهٗ بِالۡغَیۡبِ فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۹۴﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! ضرور تمہیں آزمائے گا اللہ کچھ بعض شکار سے جس کو پہنچے تمہارے ہاتھ اور نیزے تاکہ پہچان کروادے اللہ ان کی جو ڈرے اللہ سے غائبانہ تو جو حد سے بڑھے بعد اس کے تو اس کے لیے عذاب دردناک ہے۔

شانِ نزول:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا..........فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۹۴﴾

6ھ میں 1540 مسلمان عمرہ کے ارادے سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کو چند امتحانات میں مبتلا کیا، جن میں وہ شاندار کامیاب رہے۔ ان امتحانوں میں ایک امتحان یہ تھا کہ صحابہ کرام میں اکثر شکار کا شوق رکھتے تھے لیکن حالتِ احرام میں خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے۔ یہ حضرات جب مقامِ حدیبیہ پر پہنچے اور وہاں چند یوم قیام فرمایا اور بغیر عمرہ کیے واپس ہونا پڑا تو ان کے خیموں میں اس طرح پرند چرند اور شکار کے جانور گھس آئے کہ اگر یہ حضرات چاہتے تو ہاتھوں سے شکار کر لیتے۔ اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا اور تمام مسلمان صحابہ حکم کی تعمیل میں ثابت قدم رہے۔

(روح المعانی، خازن عن ابن ابی حاتم عن مقاتل)

لَیَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ۔ بلو: سے ہے جس کے معنی آزمائش و امتحان ہے، اسی کو بلا یعنی مصیبت کہتے ہیں۔

الصَّیۡدِ کے معنی شکار کے ہیں یعنی شکار والے جانور

تَنَالُ۔ نَیل سے بنا ہے، اس کے معنی ہیں پانا۔

فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِكَ: یعنی ایسے موقع پر جیسا کہ حدیبیہ کا مقام تھا، حکم کی تعمیل نہ کرے اور نافرمانی کرے۔

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

https://www.ashrafia.net

مُحرِم یعنی جو حالتِ احرام میں ہو اسے خشکی کے کسی جانور کا شکار کرنا حرام ہے۔ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا جب تک وہ احرام میں ہو۔ کسی جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا بھی یا زبان سے بتانا بھی شکار میں داخل ہے اور ایسا کرنا بھی ممنوع ہے۔

مُحرم کو بحالتِ احرام ہر وحشی جانور کا شکار منع ہے خواہ وہ حلال جانور ہو یا حرام۔

مندرجہ ذیل جانور مارنا معاف ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھ جانوروں کا ذکر آیا ہے، سانپ کا مزید ذکر ہے۔ یہ روایت بخاری اور ابو داؤد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے کی ہے۔

کاٹنے والا کتا، کوّا، بچھو، چیل، چوہا، بھڑیا، سانپ۔ یہ وہ جانور ہیں جنہیں حضورِ اکرم ﷺ نے فاسق فرمایا، ان کے قتل کی بحالت احرام اجازت ہے۔

مچھر، پسو، چیونٹی، مکھی، حشرات الارض، حملہ آور درندے ان کا مارنا معاف ہے۔ (تفسیر احمدی)

محرم کو بحالت احرام جو جانور شکار کرنا ممنوع ہیں وہ عمداً ہوں یا خطاء، ہر حال میں ممنوع ہیں۔ عمداً کی ممانعت تو آیہ کریمہ سے واضح ہے اور خطا کا منع حدیث ابوالیسر سے ثابت ہے چنانچہ تفسیر نسفی میں ہے۔

عن الزهری انزل الکتاب بالعمد و دارت السنة بالخطاء

.....

فضائلِ اعتکاف

امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہے کہ: ’’جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا تو گویا اس نے دو حج اور دو عمرے کیے‘‘۔

(شعب الایمان، ج: ۳، ص: ۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶)

حضور نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا: ’’معتکف تمام گناہوں سے رُکا رہتا ہے اور اُسے عملاً نیک اعمال کرنے والے کی طرح مکمل نیکیاں عطا کی جاتی ہیں‘‘۔

(ابن ماجہ، ج: ۲، ص: ۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۱)

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ’’رسول اللہ ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف میں گزارا کرتے تھے‘‘۔

(مسلم شریف، ص: ۴۶۱، حدیث: ۲۷۸۲)

اور فرمایا کہ: ’’جب آخری عشرہ آتا تو رسولِ خدا ﷺ خوب تیاری فرماتے، تمام رات خود بھی بیدار رہ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے‘‘۔

(بخاری شریف، ج: ۱، ص: ۶۶۳، حدیث: ۲۰۲۴)

حضور نبی کریم ﷺ رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عبادت بھی فرماتے مگر کچھ آرام بھی کرتے لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو پہلے سے بھی بڑھ کر عبادت کرتے اور کمر باندھ لیتے۔ (مسند احمد، ج: ۹، ص: ۳۸۱، حدیث: ۲۵۱۹۱)

https://www.ashrafia.net

درسِ حدیث

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِيْ رَاْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِيْ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاۗءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاۗءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ وَيُعَصِّبَ عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَغْسِلُ سَاۗئِرَ جَسَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاۗءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ترجمہ:

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں گئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا، جس نے اس کے سر میں زخم کر دیا پھر اسے احتلام ہو گیا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا: تم میرے لیے تیمم کی اجازت پاتے ہو؟ وہ بولے: تیرے لیے تیمم کی اجازت نہیں پاتے (۱) تو تو پانی پر قادر ہے اس نے غسل کر لیا پس مر گیا (۲) جب ہم حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی، فرمایا: ''انہیں خدا غارت کرے اِسے انہوں نے مار دیا (۳) جب جانتے نہ تھے پوچھ کیوں نہ لیا، بے علمی کا علاج پوچھ لینا ہے (۴) اسے یہ کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر کپڑا لپیٹ لیتا پھر اس پر ہاتھ پھیر لیتا اور باقی جسم دھو ڈالتا (۵) (ابوداؤد)

اور ابن ماجہ نے حضرت عطاء ابن رباح سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

شرح:

(۱) مگر وہ سمجھے کہ تیمم بیمار کے لیے نہیں صرف پانی نہ ملنے کی حالت میں ہے کیونکہ رب فرماتا ہے: فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا یہ ہے اجتہاد کی غلطی اور خطاء (۲) یہ ہے صحابہ کا تقویٰ اور خوف خدا کہ جان دے دی مگر نماز چھوڑنا گوارا نہ کیا (۳) یعنی یہ لوگ اس کی موت کا سبب بن گئے، نہ ایسا فتویٰ دیتے، نہ وہ غسل کر کے وفات پاتا اور یہ بددعا اظہارِ ناراضی کے لیے ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خطا اجتہادی

https://www.ashrafia.net

کی بناء پر قتل بھی واقع ہوجائے تب بھی مجتہد پر قصاص یا دیت، بلکہ گناہ بھی نہیں۔لہٰذا حضرت علی و امیر معاویہ و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی جنگوں میں جو مسلمانوں کا کشت و خون ہوا اس کی پکڑ کسی پر نہیں (۴) یعنی انہیں چاہیے تھا کہ اسے خود حکم نہ دیتے بلکہ میرے پاس آنے تک صبر کرتے مجھ سے مسئلہ پوچھتے (۵) امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک وَيُعَصِّبُ کا واؤ بمعنی اَو ہے۔مطلب یہ ہے کہ اگر وہ غسل بالکل نہ کرسکتا تھا تب تو تیمم کرلیتا اور اگر صرف سر پر پانی ڈالنا مضر تھا تو زخم پر پٹی باندھ کر مسح کرلیتا باقی جسم دھولیتا۔امام شافعی رضی اللہ عنہ اس واؤ کو جمع کے لیے مانتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ایسی حالت میں تیمم بھی کرلے اور غیر مجروح حصے کا غسل بھی لیکن امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قول بہت قوی ہے کیونکہ تیمم غسل کا نائب ہے اور نائب و اصل کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔نیز محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف بھی ہے، دیکھو مرقاۃ۔خیال رہے کہ مشکوک پانی کی صورت میں غسل و تیمم دونوں کرتے ہیں، اس کی وجہ ہماری اپنی بے علمی ہے کہ یہ پانی مطہر ہے یا نہیں وہاں اصل و نائب کا اجتماع نہیں، وہاں یا غسل ہی طہارت ہے یا تیمم ہی۔

عید کی نماز کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر کی (6) چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرْ پھر کانوں تک اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔خلاصہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور دوسری اور تیسری تکبر کے بعد ہاتھ چھوڑ دے چوتھی تکبیر کے بعد امام آہستہ سے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور کوئی سورہ پڑھے اور رکوع و سجدہ سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورۃ پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر ہر بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی بار ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے پہلے خطبے کو شروع کرنے سے پہلے امام 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ آہستہ سے کہے کہ یہ سنت ہے۔

(در مختار، ج:۱، ص:۵۶۱)

https://www.ashrafia.net

رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت

حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ

لوحِ محفوظ سے آسمانِ اول پر قرآن مقدس اسی مبارک مہینے میں نازل ہوا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان المبارک کیا ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان ہی ہو“۔ (صحیح ابن خزیمہ، ج:۳، ص:۱۹۰، حدیث:۱۸۸۶)

یہ نہایت ہی مقدس مہینہ ہے، اس مہینے کی فضیلت اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے۔ یہ وہ پاک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر قرآن مقدس نازل فرمایا۔ پھر وہاں سے 23 برس میں حضور سیدِ عالم ﷺ پر حسبِ موقع نازل ہوتا رہا۔ خداوند قدوس قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (پارہ:۲، سورۃ البقرہ، آیت:۱۸۵)

ترجمہ: ”رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمھیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو“۔

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں تمام آسمانی کتب اور صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے اسی ماہ کی 1 یا 3 تاریخ کو نازل ہوئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور مقدس اسی ماہ کی 12 یا 18 تاریخ کو عطا ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریتِ مقدس 6 رمضان المبارک کو عطا ہوئی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل مقدس 12 یا 13 رمضان کو ملی۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جنت کو رمضان شریف کے لیے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور

https://www.ashrafia.net

شروع سال سے آخر تک رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے“
ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات ایک منادی کرنے والے کو حکم دیتا ہے کہ وہ پکارے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں“۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس وقت رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کردیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، کوئی ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رکھا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ نیکی کے طلب گار متوجہ ہو نیکی کی طرف اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے برائی سے باز آ اور اللہ تعالیٰ اس مبارک مہینے میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو حضور اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! ایک بڑی عظمت والا بڑی برکت والا مہینہ قریب آگیا ہے، وہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کی خاص طور پر ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں روزے رکھنا فرض قرار دیا اور مہینے کی راتوں میں تراویح پڑھنا نفل کر دیا ہے (یعنی فرض نہیں سنت ہے اللہ پسند فرماتا ہے) جو شخص اس مہینے میں کوئی ایک نیک کام خوش دلی سے کرے گا تو وہ ایسا ہو گا جیسے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں فرض ادا کیا اور جو اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ ایسا ہو گا جیسے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں 70 فرض ادا کیے ہوں اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ معاشرے کے غریب اور حاجتمندوں کے ساتھ مالی ہمدردی کا مہینہ ہے۔

ایک اور موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس کسی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اللہ سے اپنے گناہ نہ بخشوائے تو وہ ہلاک و برباد ہو گیا“۔

ایک اور حدیث مبارک ہے راوی حضرت ابو ہریرہ ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کی آخری رات میں امت محمدی ﷺ کی بخشش کی جاتی ہے یعنی ان لوگوں کے لیے جو روزہ دار ہیں۔ پوچھا گیا کہ: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ شب قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں! کام کرنے والے کو اس کے کام کی پوری اُجرت دی جاتی ہے جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکتا ہے یعنی روزہ دار جب اپنے

https://www.ashrafia.net

روزے پورے کر لیتا ہے"۔ (مسند احمد)

مختصر یہ کہ رمضان المبارک بڑی برکتوں والا، بڑی رحمتوں والا اور بڑا مقدس مہینہ ہے، یہ مہینہ مسلمانوں کے لیے ایک طرح کی ٹریننگ کا مہینہ ہے۔ خدا اپنے بندوں پر اس ماہ لگاتار رحمتوں کا نزول کرتا ہے اور بخشش عام کردی جاتی ہے جب کہ بندہ بھی اپنے رب سے قربت چاہے۔ اس کے احکام پر عمل کرے، خداخوفی وخداشناسی اور اطاعت وفرمانبرداری کو اپنے اوپر لازم کرے۔ اس ماہ مبارکہ کی ٹریننگ کو اسی وقت کامیاب سمجھا جاسکتا ہے جب اس ماہ کے گزر جانے کے بعد بھی ہم احکام پر اسی طرح عمل پیرا رہیں جس طرح کہ رمضان المبارک میں تھے۔

رمضان المبارک کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے گا اس کا یہ فعل اس کے گناہوں کی مغفرت اور اُس کی گردن کو دوزخ سے بچانے کا سبب بنے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے آغاز میں رحمت ہے۔ وسط میں مغفرت ہے اور آخر میں دوزخ سے رہائی ہے۔

جس نے رمضان المبارک میں اپنے غلام یا نوکر سے ہلکی خدمت لی۔ زیادہ محنت کا کام نہ کرایا تو اللہ اُسے بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کردے گا۔

اس ماہ مبارکہ میں جنت کے تمام دروازے کھول دیے جانے کے مفہوم پر اگر غور کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ جیسے ہم سے کہا جارہا ہو کہ جنت کے سب دروازے کھلے ہیں، جس راستے سے چاہو جنت میں جاؤ۔ صدقہ وخیرات کے راستے سے پہنچ سکتے ہو تو صدقہ وخیرات دے کر پہنچو۔ آپس کی ہمدردی اور معاونت کے راستے سے پہنچ سکتے ہو تو مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور معاونت کر کے جنت میں پہنچو۔ اللہ کی خوشنودی کے راستے اگر جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو تو یہ راستہ بھی کھلا ہے۔ احکام خداوندی پر عمل کرو، نیکی کو فروغ دو اور بدی کو روکو اور جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ ذکر وفکر، قیام واعتکاف کے راستے جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو تو وہ راستہ بھی تمہارا منتظر ہے دروازہ کھلا ہے چلے آؤ۔

غرضیکہ یہ مہینہ رحمت وبرکت کا مہینہ ہے، اس مہینہ میں قدم قدم پر خیر وبرکت ملے گی، پورا ماحول ایک ہی رنگ میں رنگا ہوا ہے خود کو خدا اور رسول ﷺ کے احکام کے سانچے میں ڈھالو اور ایک ماہ کے تربیتی کورس سے اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ پوری زندگی صراطِ مستقیم پر چل سکو۔

زمانے کی نیرنگیاں اور عیش وعشرت کے سامان تمہیں گمراہ نہ کرسکیں۔ اس مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔

https://www.ashrafia.net

گوشۂ سیرت

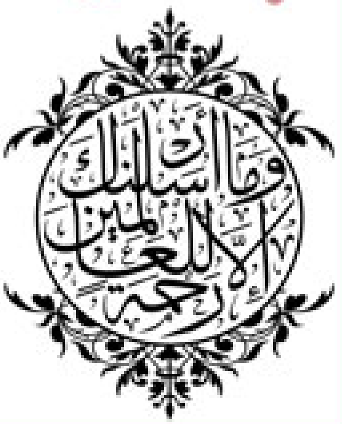

’’اسوۂ حسنہ‘‘

انتخاب: صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ (پارہ:۲۱ سورۃ الاحزاب، آیت:۲۱)

ترجمہ: ’’بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے‘‘۔

یہ آیہ کریمہ اپنے الفاظ کے اعتبار سے عام ہے، اسے زندگی کے کسی ایک پہلو سے خاص نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا اس مقدس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے ہر معاملہ میں سرکار ابد قرار ﷺ کی زندگی پاک کو اپنے لیے مشعل راہ سمجھے اور اپنے قول وفعل، حرکت وسکون، نشست وبرخاست میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلے کیونکہ اسلام کے احکامات اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک ایک اسوۂ کامل ہمارے سامنے نہ ہو۔ اس لیے اللہ رب العزت نے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تبلیغ اور عملی تفسیر کے لیے آقائے دوجہاں ﷺ کو منتخب فرمایا تاکہ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے سے حیاتِ انسانی میں جو کشش اور جاذبیت پیدا ہوگی اس کا عملی نمونہ پیش کرے۔ حضور سرور عالم ﷺ کی مقدس زندگی ایسی بے مثال اور انوکھی ہے کہ ہر مسلمان خواہ حکمران ہو یا فقیر، امیر ہو یا غریب، مخدوم ہو یا خادم، عیال دار ہو یا مجرد۔ اس قدر فرق کے باوجود زندگی کے ہر قدم پر ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ دنیائے عالم میں ایسی عدیم المثال زندگی کسی کی نہیں گزری۔

مثال کے طور پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی سیافت و ترکِ دنیا میں گزاری کہ اپنا مکان تک نہ بنایا ایک تارک الدنیا شخص تو آپ کی زندگی کو بطور نمونہ اپنا سکتا ہے لیکن بادشاہ یا قاضی ان کے نقش قدم کو خضر راہ نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی مبارک زندگی سلطنت وحکومت میں بسر ہوئی، ایک حکمران تو آپ کی حیات مقدسہ کے اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرسکتا ہے۔ مگر ایک فقیر بے نوا کے لیے آپ کا اتباع مشکل ہے وغیرہما اس آیت مبارکہ میں ہر درجہ و مراتب کے انسان کو حکم دیا جارہا ہے کہ: ’’میرے محبوب ﷺ کی زندگی کو دیکھو اور ان کے نقش قدم پر چلے آؤ۔ ان کے

https://www.ashrafia.net

دامنِ شفقت کو مضبوطی سے تھام لو یقیناً منزل تک پہنچ جاؤ گے“

فخرِ بنی آدم، باعثِ ایجادِ عالم، آقائے دو جہاں ﷺ دین و دنیا کے خزانوں کے مالک و قاسم ہیں۔ اگر آپ ﷺ چاہتے تو زندگی بے حد آرام و سکون سے بسر کر سکتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ نہ صرف لذت و عشرت سے کنارہ کش رہے بلکہ زندگی کی بنیادی ضروریات بھی اکثر و بیشتر فراہم نہ ہوتی تھیں ساری عمر فقر و درویشی میں گزار دی، فقر آپ ﷺ کو دل سے پسند تھا لیکن اس فقر میں بھی آپ ﷺ کی ایک شان تھی جس کے سامنے قیصر و کسریٰ کی عظمت و سطوت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ آپ ﷺ نے عملی طور پر ثابت کر دیا کہ بڑائی اور بزرگی ظاہری شان و شوکت پر منحصر نہیں۔ خانہء اقدس میں متواتر کئی کئی دن تک چولہے میں آگ تک نہ جلائی جاتی تھی۔ کھجور اور پانی وغیرہ پر گزر اوقات کی جاتی۔ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن بھی آپ کی پیروی میں بڑے صبر و شکر سے سادہ اور پُر مشقت زندگی بسر کرتی رہیں۔ کردار کی پختگی اور اخلاق کی بلندی کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی رفیقۂ حیات بننے کی سعادت پر ناز کرتیں اور ساری تکلیفوں کو اپنے لیے دو جہاں کی ساری سعادتوں کا باعث سمجھتیں لیکن جب فتوحات کا زمانہ شروع ہوا تو مسلمانوں کی معاشی حالت تیزی سے بدلنے لگی، ان کی بود و باش اور لباس و خوراک میں بھی خوش آئند تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔

ایک روز حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو محبوبِ خدا ﷺ ریت پر بچھی ہوئی ایک چٹائی پر آرام فرما ہیں اور ایک پہلو کو ریت لگی ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیصر و کسریٰ آرام و عیش سے زندگی گزاریں اور اللہ کا محبوب ﷺ یوں ریت پر لیٹے۔ دعا فرمائے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی اُمت کو فراخی عطا فرمائے۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

اما ترضی أن تکون لھم الدنیا ولنا الآخرۃ؟

”کیا تُو اس پر راضی نہیں کہ انہیں دنیا دے دی جائے اور ہمیں آخرت“

اگر سرکارِ دو عالم ﷺ اس قسم کی خواہشات کو عملی جامعہ پہناتے ہوئے خور و نوش اور لباس وغیرہ میں زینت و تکلف کو اپناتے تو حکمرانوں کے لیے دلیل بن جاتی اور وہ بے جا آرائش و زینت کرتے اور اس کو بھی اپنے نبی کی سنت خیال کرتے۔ حضور سید المرسلین ﷺ کا مقصدِ حیات یہ تھا کہ لوگ کفر و شرک کے اندھیروں سے نکل کر نورِ ہدایت اور اپنے رب کا قرب حاصل کریں۔ حصولِ مقصد کے لیے آپ کی لگن کا یہ عالم تھا کہ دن رات اسی میں مشغول رہتے لیکن کفار نے اپنے اردگرد تعصب و ضد کی ایسی دیوار چن رکھی تھی جسے وہ کسی نہ کسی طرح قائم رکھے ہوئے تھے۔ اسلام اور اس کے نام لیواؤں کے خلاف ان کے جذبات بڑے شدید اور ان کے ارادے بڑے بھیانک تھے۔ حضور ﷺ کے سمجھانے پر وہ غصہ ہوتے تو آپ ﷺ مسکرا دیتے، وہ گالیاں بکتے تو آقا ﷺ دعائیں دیتے، آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ اسلام کی صداقت کی ایسی

https://www.ashrafia.net

روشن دلیل تھا کہ کفار کے پاس کسی ایک موقف پر ٹھہرے رہنا ان کے بس میں نہ تھا۔ کبھی کاہن کہتے، کبھی مجنوں کبھی شاعر ہونے کا الزام لگاتے اور کبھی کہتے یہ (کتاب) خدا کا کلام نہیں بلکہ ان کی ذہنی اختراع ہے۔

حضور اکرم ﷺ، صحابہ کرام، اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے تیرہ (13) برس تک باطل کی سختیاں، برداشت کیں ان کے جان و مال عزت و آبرو سب ہی خطرے میں رہے۔ آخر کار وطن چھوڑ کر مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی، ادھر مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات میں قحط پڑ گیا۔ خشک سالی سے ہر طرف خاک اُڑنے لگی، اشیائے خوردنی نایاب ہو گئیں۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اہل مکہ مردار کھانے پر مجبور ہو گئے بالا آخر ابو سفیان خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر ملتجی ہوا کہ آپ ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی قوم ہلاک ہو گئی آپ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قحط سے نجات دے، ہم ضرور ایمان لائیں گے۔

سراپا رحمت و معرفت نبی کے ہاتھ دعا کے لیے اُٹھے بارش برسنے لگی اور قحط کی ہلاک انگیزیوں سے نجات مل گئی۔

ایک ظاہر بین مذکورہ بالا نازک حالات میں اسلام کے روشن مستقبل کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ چھپ چھپ کر اپنی متاع ایمان کو لے کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والے زندگی میں پھر کبھی مکہ واپس آسکیں گے لیکن ابھی چند سال بھی نہ گزرے تھے کہ وہ نبی مکرم، ﷺ دس ہزار کا لشکر جرار لے کر مکہ مکرمہ کا رُخ کرتے ہیں۔ آج کفر و شرک میں اتنی طاقت بھی نہیں کہ اس لشکر کی پیش قدمی کو روکے یا اس پر اپنی ناگواری کا ہی اظہار کر سکے۔ آج موقع تھا کہ ان گستاخوں سے بدلہ لیا جائے مگر ہوا یہ کہ فتح ہوتے ہی عام معافی کا اعلان فرما دیا کہ: ''جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، جو اپنا دروازہ بند کر لے یا ہتھیار ڈال دے، جو مسجد حرام میں داخل ہو اس کو امان ہے'' الغرض ان کے لیے عفو عام کا اعلان فرما دیا گیا۔ قیامت تک کے سلاطین اس کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر اسلام کے سالار اعلیٰ، دست اقدس میں ایک لکڑی لیے صفیں درست فرما رہے تھے۔ حضرت سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ سب سے آگے نکلے کھڑے تھے، اس لکڑی سے ان کے سینہ پر ہلکی سی چوٹ لگائی اور فرمایا: ''اے سواد! سیدھے ہو جاؤ'' وہ سیدھے تو ہو گئے لیکن عرض گزار ہوئے: ''یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عدل و انصاف کے لیے مبعوث فرمایا ہے مجھے اس چوٹ سے درد ہوا ہے۔ اس کا بدلہ دیجئے۔ عدل و انصاف کے معلم اعظم ﷺ نے اس مطالبہ پر ناگواری کا اظہار فرمائے بغیر زرہ کے بند کھولے، اپنا کرتہ مبارک اُٹھا دیا اور سینۂ اقدس کو اس کے سامنے کرتے ہوئے فرمایا: ''بدلہ لے لو'' فاعتنقه فقبل وہ لپک کر آگے بڑھے حضور ﷺ کو گلے لگا لیا اور روئے نیاز رکھ کر اسے بوسہ دینے کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔

https://www.ashrafia.net

اُم المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فاتح عیسائیت حضرت علامہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ (بانی: ''جامعہ فریدیہ'' ساہیوال)

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب قریب ہوا۔ زرقانی کے مطابق حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضورِ اکرم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ آپ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ''اُم رومان'' ہے۔

''ام رومان'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب آپ 6 ھ میں فوت ہوئیں تو حضور ﷺ آپ کو قبر میں رکھنے کے لیے خود قبر میں اترے اور دعا فرمائی۔ (اصابہ، ج:۲، ص:۴۵۰)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شوال 1 ھ کو حضور جانِ عالم ﷺ کے عقد میں آئیں۔ خولہ بنت حکیم نے پیغام نکاح دیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خولہ سے فرمایا کہ: ''مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے جبیر کے لیے عائشہ کا پیغام بھیجا تھا، جس کو میں منظور کر چکا ہوں'' یہ کہہ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدھے مطعم کے گھر پہنچے، خولہ کے پیغام کا ذکر کیا تو مطعم اور اس کی بیوی نے متفقہ طور پر انکار کر دیا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ اب وعدہ کی ذمہ داری ختم ہوگئی ہے۔ آپ سیدھے خولہ کے گھر گئے اور خولہ سے کہا: ''مجھے منظور ہے'' حضور سیدِ عالم ﷺ جب چاہیں تشریف لائیں چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے اور نکاح ہوگیا۔ چار سو درہم حق مہر مقرر ہوا۔ آپ 9 سال تک رحمتِ عالم ﷺ کی زوجیت میں رہیں حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد 48 سال تک آپ زندہ رہیں۔

57 ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ دفن ہوئیں۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک 66 سال تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (زرقانی، ج:3، ص:229)

بحیثیت فقیہہ:

آپ نے نوعمری میں ہی وسیع علم حاصل کر لیا تھا۔ جانِ عالم ﷺ کے وصال کے بعد اکابر صحابہ کو جب کوئی مسئلہ پیش آتا تو اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرتے اور فیصلہ لیتے۔ عہد صحابہ میں حضرت عائشہ صدیقہ

https://www.ashrafia.net

رضی اللہ عنہا کا علم تفقہ اور تاریخ دانی مُسلَّم تھی۔ یہاں تک کہا گیا کہ احکام شرعیہ کا چوتھائی حصہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''صحابہ کو جب کبھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو اس کا حل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے چاہتے''۔

زہری فرماتے ہیں کہ: ''اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم کا تمام اُم المؤمنین کے علم سے موازنہ کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم سب سے زیادہ ہوگا۔

(اصابہ، ص:3360، ترجمہ عائشہ صدیقہ)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فصاحت و بلاغت میں، مَیں نے کسی خطیب کو، کسی ادیب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔ عرب کی تاریخ اور واقعات زبانی یاد تھے، اشعار بکثرت یاد تھے، جب کوئی بات چل نکلتی تو آپ فوراً کوئی نہ کوئی شعر سنا دیتیں۔ (زرقانی، ج:3، ص:234)

کتب احادیث میں آپ کی مرویات کی تعداد 2312 ہے۔ بخاری میں 54، بخاری و مسلم میں 174، صرف مسلم میں 64 دوسری کتب میں 2017۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ بڑے بڑے صحابہ سے بھی یہ تعداد نہیں ملتی۔

(مدینۃ الرسول، ج:1، ص:201)

بحیثیت زاہدہ:

جیسے آپ اپنے علم میں یکتا تھیں، ایسے ہی آپ کے زُہد کا بھی جواب نہیں۔

اُم درہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ آپ کے پاس دو لاکھ درہم پہنچے آپ نے شام تک سارا تقسیم کر دیا۔ شام کو کھانا منگایا تو روٹی اور زیتون کا تیل تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روزانہ 70، 70 ہزار درہم تقسیم فرماتیں۔

زُہد ایک ایسا وصف ہے، جو تمام بھلائیوں کی جڑ ہے جیسے حُبِ دنیا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ایسے ہی زُہد تمام دینی، مذہبی رعنائیوں کا مرکز ہے اور سنگ بنیاد ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لباس پر پیوند لگا ہوا تھا۔

اُم درہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک دن جو کی روٹی زیتون کے تیل سے نوش فرمائی تو میں نے عرض کی: ''اگر آپ ایک درہم کا گوشت منگوا لیتیں'' فرمایا: ''تم نے یاد نہیں کرایا''۔

انہیں کمالات اور خوبیوں کی وجہ سے آپ ﷺ ان سے محبت فرمایا کرتے تھے۔ **بعض لوگ غلط کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو ان سے پیار کنواری ہونے کی وجہ سے تھا۔ یہ حضور ﷺ کی ذات پر الزام ہے۔** (العیاذ باللہ) اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ پیار کنواری ہونے کی وجہ سے ہوتا تو آپ ﷺ کبھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو یاد نہ فرماتے حالانکہ آپ ﷺ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی رشتہ دار خواتین اور ان کی سہیلیوں کو تلاش کرتے، ان میں تحائف

https://www.ashrafia.net

بھیجتے۔ جب تک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ ﷺ نے کسی سے نکاح نہیں فرمایا اور پھر ایک اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ باقی سب ازواج مطہرات بیوہ تھیں، یہ سارے نکاح اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے فرمائے حضور جانِ عالم ﷺ چاہتے تھے۔ خواتین کے ذریعہ خواتین تک اسلام پہنچایا جاسکے۔ تمام امہات المؤمنین مدرسہ بنات الاسلام کی بہترین معلمات تھیں لاجواب اساتذہ تھیں جن سے ملت اسلامیہ کی خواتین تک اسلام پہنچا۔

فضائل:

آپ فرمایا کرتیں کہ: ”میرے سوا کسی باکرہ سے حضور ﷺ نے نکاح نہیں فرمایا“۔

نکاح سے بیشتر فرشتہ میری تصویر لے کر نازل ہوا اور آپ ﷺ کو دکھا کر کہا: ”یہ آپ کی بیوی ہیں اللہ کا حکم ہے کہ آپ ان سے نکاح کریں“۔

فرماتی ہیں کہ: ”حضور صاحبِ لولاک ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے محبت فرمایا کرتے تھے“۔

فرماتی ہیں کہ: ”مجھ الزام لگا تھا اور میری برأت کے لیے قرآنِ مقدس کی آیات کا نزول ہوا“۔

فرماتی ہیں: ”میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا، میرے بغیر ازواج مطہرات میں سے کسی نے نہیں دیکھا“۔

فرماتی ہیں کہ: ”میں حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ لحاف میں ہوتی تو جبرئیل وحی لے آتے وحی کی یہ صورت کہیں اور نہیں۔ تمام ازواج مطہرات کے ہاں حضور ﷺ ایک ایک دن ٹھہرتے، میرے ہاں دو دن یہ ایک دن تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا دوسرا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا جو آپ نے حضرت عائشہ کو ہبہ کیا تھا۔

فرماتی ہیں: ”وصال کے وقت آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا“۔

فرماتی ہیں کہ: ”وصال کے بعد حضور انور ﷺ میرے حجرہ میں مدفون ہوئے“۔ (مجمع الزوائد، ج:9،ص:241)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مردوں میں بہت لوگ کمال کو پہنچے مگر خواتین میں مریم، آسیہ، خدیجہ، عائشہ کے سوا کوئی کمال کو نہیں پہنچیں“۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر، ان روایات کو امام بخاری نے ”کتاب المناقب **فضل عائشہ**“ میں بیان کیا ہے۔

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ اور اعتکاف

امام غزالی علیہ الرحمہ نے بغداد چھوڑنے کے بعد بیت المقدس کے "قُبّۃُ الصَّخرۃ" میں عرصہ دراز تک اعتکاف کیا اور تلاوت وذکر وتسبیح وعبادت وشب بیداری وفکر آخرت کے ساتھ ساتھ اُمّت پر عظیم احسان کرتے ہوئے عظیم کتاب "احیاء علوم الدین" تصنیف فرمائی۔ (احیاء العلوم مترجم، ج:۱،ص:۱۳)

https://www.ashrafia.net

خطباتِ فخر المشائخ مدظلہ العالی

﴿قسط:۱﴾

”رسالت“

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ الطیبین الطاھرین واصحابہ المکرمین المعظمین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ (سورۃ الصف۔آیت ۹)

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے بُرا مانیں مشرک“۔

حاضرین محترم! کل ہم نے آپ کے سامنے توحید کے متعلق بیان کیا تھا اور آج ہم ان شاء اللہ! رسالت کے متعلق بیان کریں گے۔ پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ رسالت کسے کہتے ہیں؟ اور نبی یا رسول کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

اسلامی عقائد میں عقیدہ رسالت کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ بغیر رسالت کا اقرار کیے انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اگر صرف اللہ کو ماننے والا مسلمان کہلاسکتا تو پھر دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی مسلمان ہوتے کیونکہ اللہ کو سب مانتے ہیں لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسان جب تک رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کرلے مسلمان نہیں ہوسکتا۔ پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نبی کی ضرورت کیوں ہے؟ اور نبی کا کام کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حواسِ خمسہ عطا فرمائے ہیں۔ جن سے وہ اشیاء کا علم حاصل کرتا ہے، جیسے قوتِ سامعہ یعنی سننے کی قوت قوتِ باصرہ دیکھنے کی قوت، قوت لامسہ چھونے کی قوت، قوتِ ذائقہ چکھنے کی قوت، قوتِ شامہ سونگھنے کی قوت۔ یہ پانچ قوتیں ہیں جن کو ”حواسِ خمسہ“ کہا جاتا ہے۔ کچھ چیزیں وہ ہیں جن کا ادراک سن کر ہوتا ہے جیسے آواز، کچھ چیزیں وہ ہیں جن کا ادراک سونگھ کر ہوتا ہے، جیسے خوشبو، کچھ کا ادراک چھو کر ہوتا ہے، جیسے ٹھوس چیز، کچھ وہ ہیں جن کا ادراک دیکھ کر ہوتا ہے، جیسے عالم ظاہر کی چیزیں یعنی حواسِ خمسہ کے ذریعے انسان اس دنیا میں موجود ہر چیز کا ادراک کرسکتا ہے کیونکہ جتنی بھی اشیاء ہیں وہ ان حواس میں سے کسی نہ کسی سے ضرور تعلق رکھتی ہیں لیکن بعض اوقات حواس دھوکہ کھاتے ہیں۔ جس طرح سواری پر بیٹھے شخص

کو درخت دوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں، حواس کی ایسی غلطیوں کی اصلاح کے لیے عقل کو پیدا کیا اور جب عقل دھوکہ کھا جائے تو اس کے لیے ایک رہبر اور ہادی کی ضرورت ہوتی ہے اسی رہبر اور ہادی کو ''نبی'' کہتے ہیں۔

اگر کوئی ذات ایسی ہو جس کا ادراک حواسِ خمسہ سے نہ ہو سکے تو اس کو کیسے پہچانا جائے اور وہ ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے کیونکہ اس کو نہ دیکھا جا سکتا ہے، نہ چھوا جا سکتا ہے، نہ سونگھا جا سکتا ہے، نہ چکھا جا سکتا ہے، نہ سنا جا سکتا ہے تو جب ہم اس کو دیکھ نہ سکیں، سن نہ سکیں، سونگھ نہ سکیں، چکھ نہ سکیں، چھو نہ سکیں تو پھر اس کو کیسے پہچانے؟ اس کو کیسے جانے؟ یعنی اس کی معرفت کیسے حاصل کریں؟ اسی لیے نبی کی ضرورت ہے کہ نبی، خدا کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ نبی، خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے جب خدا نے بندوں کو اپنی معرفت کرانا چاہی تو پھر اس نے نبی کو پیدا کیا تاکہ نبی بندوں کو خدا کی معرفت کرائے۔ ضرورت تھی کہ کوئی ایسی ذات ہو جس کا تعلق بندوں سے بھی ہو اور جس کا تعلق رب سے بھی ہو۔ اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان نبی کو رکھا۔ اب نبی کا کام یہ ہے کہ وہ خدا کا پیغام بندوں تک پہنچائے اور بندوں کی گزارشات خدا تک پہنچائے اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف ادوار میں مختلف قوموں اور علاقوں کی طرف انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ۔(پارہ:۱۲،سورۃ الھود،آیت:۵۰)

ترجمہ: ''اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا''۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ۔(پارہ:۱۲،سورۃ الھود،آیت:۶۱)

ترجمہ: ''اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح''۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ۔(پارہ:۸،سورۃ الاعراف،آیت:۸۵)

ترجمہ: ''اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا''۔

ان انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں میں تبلیغ فرمائی اور خدا کی معرفت کرائی اور بتایا کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم اس کے نبی ہیں اور ہر نبی نے اپنا کلمہ پڑھوایا۔ لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ- لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ- لا الہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ-لا الہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللہ- لا الہ الا اللہ موسی کلیم اللہ- لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ اور جب نبی پاک ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔ یعنی ہر نبی نے اپنا کلمہ پڑھوا کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنی رسالت کا اعلان کیا۔

اب آپ نے سمجھ لیا کہ نبی کی ضرورت کیوں پیش آئی اور نبی کا کام کیا ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں ہدایت کے لیے بھیجا اور انہوں نے اعلان کیا کہ ہم اللہ کے نبی ہیں تو لوگوں نے سوال کیا اگر آپ نبی ہیں تو دلیل کیا ہے؟ کیونکہ ہر دعوے کی دلیل ہوتی ہے۔ جب دعوی یہ ہے کہ ہم اللہ کے نبی ہیں تو اس دعوی کی دلیل ہمیں بتائیے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان انبیاء کو ان کی نبوت و رسالت کی دلیل کے طور پر معجزات عطا کیے۔ چنانچہ جب انبیاء علیہم السلام

https://www.ashrafia.net

نے وہ معجزات دکھائے تو وہ لوگ ان پر ایمان لے آئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس کو بھی نبوت ورسالت کے منصب پر فائز فرمایا۔ اس کو اس زمانے کے حساب سے معجزات عطا کیے، کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں اور سب کے امام ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے بڑھ کر معجزات عطا کیے مثلاً حواسِ خمسہ ہی کو لے لیجئے۔ یہ پانچ حواس اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر انسان کو عطا کیے، جس سے وہ کائنات کی اشیاء کا ادراک کرتا ہے اور یہی پانچ حواس انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا کیے لیکن یہ عام لوگوں کے حواسِ خمسہ میں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے حواسِ خمسہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے اسی طرح انبیاء کرام کے حواسِ خمسہ میں اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواسِ خمسہ میں بہت بڑا فرق ہے۔

اب آیئے ذرا غور کریں اور دیکھیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو معجزات عطا فرمائے وہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے کس طرح بلند وافضل تھے۔

قوتِ باصرہ دیکھنے کی قوت:

سب سے پہلے قوتِ باصرہ جس کے معنی ہیں دیکھنے کی قوت۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قوتِ باصرہ سب سے بڑھ کر عطا فرمائی، جس طرح کہ کوہِ طور پر تجلی نازل ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا اور بے ہوش ہو گئے لیکن جب وہ ہوش میں آئے تو ان کی نگاہ میں یہ تاثیر پیدا ہو گئی کہ وہ رات کے اندھیرے میں 10 میل دور کالے پتھر پر کالی چیونٹی چل رہی ہوتی تھی تو وہ دیکھ لیتے تھے۔ بلاشبہ یہ ان کا معجزہ ہے لیکن اس سے بڑھ کر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ”میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں اپنے حوضِ کوثر کو یہیں سے دیکھ رہا ہوں“۔

اس واقعہ کو بخاری شریف میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ.

(صحیح بخاری، کتاب المناقب باب علامت النبوۃ فی الاسلام، حدیث: ۳۵۹۶)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن مدینہ سے باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں (حوض کوثر پر) تم سے پہلے پہنچوں گا اور قیامت کے دن تمہارے لیے میں سامان بنوں گا، میں تم پر گواہی دوں گا اور اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں“۔

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر رہتے ہوئے زمین والی چیز کو دیکھا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر رہتے ہوئے آسمان والی چیز کو دیکھ لیا یعنی اس چیز کو دیکھا جو آخرت میں ہے۔

حیرت انگیز معجزہ:

اسی طرح جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

https://www.ashrafia.net

پانی کی شکایت کی کہ ہمیں پانی چاہیے تو انہوں نے اپنا عصا پتھر پر مارا، جس سے 12 چشمے جاری ہو گئے۔ قرآن کہتا ہے

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (پارہ:۱، سورۃ البقرۃ، آیت:۶۰)

ترجمہ: ''فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے''۔

بلاشبہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ انہوں نے پتھر سے پانی نکالا۔ اب آیئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دیکھیں کہ ایک سفر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کے ساتھ قیام فرمایا تو قافلے میں پانی ختم ہو گیا تھا۔ صحابہ کرام نے شکایت کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ختم ہو گیا ہے، پینے کے لیے چاہیے، وضو کے لیے چاہیے، غسل کے لیے چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ پانی ایسی چیز ہے کہ جس کی ضرورت پڑتی ہے جب یہ شکایت ہوئی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کے پاس تھوڑا سا پانی ہو تو لے آئے''۔ قافلے میں ایک شخص کے پاس ایک پیالہ پانی تھا جب وہ پانی کا پیالہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمتوں والا ہاتھ اس میں ڈال دیا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ: ''ہم نے دیکھا کہ انگشتِ مبارک سے پانی جاری ہو گیا۔ لوگوں نے وہ پانی لیا وضو کیا، اس کو پیا بھی اور دیگر چیزوں میں استعمال کیا اور آخر میں دیکھا کہ اتنا ہی پانی تھا جتنا پہلے تھا''۔

یہ واقعہ صحیح بخاری شریف میں یوں موجود ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامت النبوۃ فی الاسلام، حدیث:۳۵۷۶)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھپٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا ہے؟'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا، چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔.........(جاری ہے)

شش عید کے روزے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال میں رکھے تو گویا کہ اس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا''۔ (صحیح مسلم، ص:۴۵۶، حدیث:۲۷۵۸)

https://www.ashrafia.net

خلیفۂ چہارم، فاتح خیبر، شیر خدا، مولائے کائنات

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ

مولائے کائنات امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ میں پیدا ہوئے اور آغوش نبوت میں تربیت پائی۔

جناب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی ولادت مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ شریف کے اندر 13 رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ہوئی حضور ﷺ نے آپ کا نام ''علی'' رکھا۔ آپ کے والد بزرگوار ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف ہیں۔ باعتبار نسب آپ جناب رسالت مآب ﷺ کے حقیقی چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابوتراب'' اور مشہور لقب ''حیدر کرار'' ہے آپ کی تربیت تمام وکمال حضور سید المرسلین ﷺ کے آغوش رحمت میں ہوئی اور جب حضور ﷺ کو خلعت نبوت عطا ہوئی تو اس کے ایک دن بعد آپ شریف ایمان سے فیضیاب ہوئے اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی۔

شانِ علی رضی اللہ عنہ:

حضور انور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کہ فرمایا ''تمہاری حیثیت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی)

''علی مجھ سے ہے اور میں (محمد ﷺ) علی سے ہوں''۔ (ترمذی)

جس کا میں (محمد) مددگار ہوں علی بھی اس کا مددگار ہے۔ (احمد)

''میں (محمد) حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ''۔ (ترمذی)

''منافق علی سے محبت نہیں رکھتا اور مومن علی سے بغض نہیں رکھ سکتا''۔ (ترمذی)

''جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے (یعنی محمد) گالی دی اور علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے''۔ (ترمذی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضور اقدس ﷺ کی تربیت کا شاہکار ہیں:

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے تاریخ کے مہیب اندھیرے میں حق وصداقت کا چراغ روشن کیا۔ حکمت علم وفضل اور بلاغت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ آپ کی سیرت سیرت نبوی ﷺ کے گرد گھومتی ہے آپ نے حق اور صداقت کے لیے جان جیسی عزیز چیز قربان کردی۔ فاتح خیبر شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ تقوی وطہارت، شجاعت علم اور حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔ آپ کی زندگی سادگی اور پرہیزگاری کا کامل نمونہ تھی۔

https://www.ashrafia.net

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ایثار وقربانی کا نمونہ تھے

ایک دفعہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو شفاء عطا فرمادی تو میں تین روزے رکھوں گا، نذر قبول ہوئی آپ نے روزہ رکھا اور افطار کے لیے کچھ نہ تھا آپ تھوڑی سی روئی لائے۔ بی بی خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اس روئی کو کاتا اور اس کی اجرت سے جو پیسے آئے اس کا آٹا منگا کر روٹیاں پکائیں، جب افطار کا وقت آیا تو ایک مسکین نے دروازے پر سوال کیا آپ نے وہ روٹیاں مسکین کو دے دیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے پانی پر اکتفاء کر کے صبح کو روزہ رکھا

مسند خلافت پر جلوہ آفروزی:

خلیفۂ سوئم حضرت عثمان غنی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت کے بعد 26/ذی الحجہ 35 ہجری کو آپ مسند خلافت پر جلوہ آفروز ہوئے۔ حضرت عثمان غنی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت پر مسلمانوں میں فتنہ کا دروازہ کھل چکا تھا۔ چنانچہ آپ کے عہد میں جنگ جمل اور جنگ صفین ہوئیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پیشوائے طریقت ہیں:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نجیب الطرفین ہاشمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق، سرخیل اولیاء اور خلیفہ چارم ہیں۔ بحر علم وحکمت مخزنِ سخاوت، سلطان الشجاع، رہبر اولیاء، مظہر العجائب، امام المشارق والمغارب، راز دار شریعت وپیشوائے طریقت ہیں انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے آپ کا علوم نبوت کا مظہر ہونا واضح ہے۔

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق، خلیفۂ دوئم حضرت عمر فاروق اور خلیفۂ سوئم حضرت عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ خلافت میں آپ کرم اللہ وجہہ الکریم ان کے معتمد مشیر ودست و بازو رہے۔ خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہم معاملات میں آپ سے مشورہ لیتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہترین ہمدرد اور محب تھے۔

بستر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سونے کا شرف:

ہجرت کے وقت آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کو ایک شرف عطا ہوا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کا قصد فرمایا تو جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر چادر اُڑھ کر لیٹ جائیں اور دوسرے دن لوگوں کو وہ امانتیں واپس کر دیں۔ گھر سے باہر ننگی تلواریں چمک رہیں تھیں اور نیزے لہرا رہے تھے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ اس رات بستر نبوی پر لیٹے لیٹے علی نے مدارج و مراتب کی کتنی منزلیں طے کر لیں تھیں۔ یہ الگ بات ہے کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی مگر انہوں نے تو راہ خدا میں اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اور وہ رات کے ایک ایک لمحے میں شہادت عظمیٰ کے مقام بلند پر فائز رہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تمام غزوات میں شریک ہوئے:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات

https://www.ashrafia.net

میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے غزوہ بدر میں 70 مشرکین مارے گئے ان میں سے 21 مشرک آپ کی تیغ سے قتل ہوئے تھے غزوۂ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے اپنے نرغہ میں لے لیا تو اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر کفار پر شدید حملے کیے اور شجاعت کا بے مثال کارنامہ پیش کیا۔

غزوۂ خندق میں جب عمرو بن عبدو جو قوت اور بہادری میں ہزار آدمیوں پر بھاری سمجھا جاتا تھا مقابل صف عسکر اسلام ہوا تو شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی تلوار ذوالفقار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیے۔ اس طرح عمرو بن عبدو کے قتل سے دشمنانِ اسلام کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے

فتح خیبر کا شرف بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حاصل ہوا

خیبر کا قلعہ قموص جب فتح نہ ہو سکا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کا عَلَم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرمایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آشوبِ چشم میں مبتلا تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگایا، آشوب چشم جاتا رہا۔ آپ ایک ہی جست میں خندق کو پار کر کے دروازے تک پہنچ گئے۔ اسی کے ایک کواڑ کو ڈھال بنا کر لڑے اور قلعہ فتح کر لیا۔ آپ کی اس قوت کو دیکھ کر دنیا حیران رہ گئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ''اگر میں جست لگاؤں تو آسمان تک پہنچ جاؤں'' حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ مبارک ہی کی یہ برکت تھی کہ آپ سخت جاڑوں کے موسم میں بھی باریک کپڑے استعمال فرماتے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''صحابہ واہل بیت سے محبت اور ان کا احترام ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھنا عبادت ہے، اولیاء اللہ کے لیے فیض و ہدایت کا مرکز علی المرتضیٰ کی ذات ہے۔ قطب، ابدال، اوتاد جناب علی رضی اللہ عنہ سے تربیت حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی امداد و اعانت سے راہ سلوک طے کرتے ہیں۔

جناب علی رضی اللہ عنہ کی اولاد:

حیدرِ کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ذوالحجہ 35ھ میں خلیفہ ہوئے۔ 21/رمضان 40ھ کو شہید ہوئے۔ حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے علاوہ آپ کی دیگر ازواج سے 16 فرزند تھے۔ بعض نے تصریح کی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے کل 19 صاحبزادے اور 18 صاحبزادیاں تھیں۔ 6 صاحبزادے آپ رضی اللہ عنہ کی حیات ہی میں انتقال کر گئے۔ باقی 13 میں سے 6 یعنی عباس بن علی، محمد بن علی، عمر بن علی، ابو بکر بن علی ابوالقاسم محمد بن علی اور امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کربلا میں شہید ہوئے۔ دنیا میں اس وقت صرف 5 صاحبزادوں حسن حسین، محمد، عباس اور عمر رضی اللہ عنہم سے آپ کی نسل چل رہی ہے

شہادت:

19/رمضان المبارک 40ھ جامع مسجد کوفہ میں تھے۔ کہ شقی ازلی ملجم خارجی نے زہر آلود خنجر سے زخمی کیا اور علم وفضل کے آفتاب 21/رمضان المبارک کو غروب ہوئے۔

https://www.ashrafia.net

تاریخ

تاریخ اسلام کا ایک عظیم معرکہ

''جنگِ بدر'' 313

حضرت مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی صاحب

جنگ بدر تاریخ اسلام کا عظیم معرکہ ہے جب مسلمانوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے سے زیادہ طاقتور دشمن کا مقابلہ کیا اور اُس کو شکست دی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا مقابلہ کسی غیر سے نہیں تھا بلکہ اپنے رشتہ داروں سے تھا لیکن انہوں نے اس بات کو پیش نظر رکھا کہ سامنے آنے والا دشمنِ رسول ہے اور اس کو مارنا اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مسلمانوں کا ارادہ جنگ کا نہیں تھا لیکن کفار کو جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہمارے قافلے کو لوٹ لیں گے تو وہ ایک لشکر جرار لے کر مقابلے کے لیے نکلے۔ ابوسفیان نے ابوجہل کے پاس خبر بھیجی کہ ہم مکہ پہنچ گئے ہیں، اب واپس آ ؤ لیکن ابوجہل اپنے جرار لشکر پر مغرور تھا۔ اس کو یہ گوارا نہ ہوا کہ ویسے ہی چلا جائے ابوجہل در حقیقت یہ لشکر صرف قافلہ ہی کی حفاظت کے لیے لے کر نہیں نکلا تھا بلکہ اس سے پیشتر عمرو بن حضرمی قریش کا حلیف بعض مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ قریش نے عمرو بن حضرمی کے قتل کو بہانہ بنا کر جنگ کی تیاری مکمل کر لی تھی اور وہ مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہونے ہی والے تھے کہ ضمضم بن عمر قافلہ والوں کی طرف سے استمداد کے لیے پہنچا اور ابوجہل جو پہلے ہی سے روانگی پر آمادہ تھا روانہ ہو گیا۔ چنانچہ ابوجہل برابر کوچ کرتا ہوا مدینہ کی طرف بڑھتا ہوا چلا آیا۔ قریش کے لشکر کی روانگی کا حال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوجہل، شیبہ، ولید، وغیرہ تمام بڑے بڑے سردار قریش اس لشکر میں موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سن کر ایک مجلس مشاورت منعقد کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ان کا مقابلہ کرنے کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے''۔ اوّل حضرت ابوبکر صدیق نے ان کے بعد حضرت عمر نے ان کے بعد حضرت مقداد رضی اللہ عنہم نے نہایت شجاعت و بہادری کے کلمات فرمائے اور کہا کہ ''ہم ان بنی اسرائیل کی طرح نہیں ہیں، جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا (کہ آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے تماشا دیکھیں گے)'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ: ''لوگو! ان کفار سے لڑائی کے بارے میں تمہارا کیا مشورہ ہے''۔

دوبارہ فرمانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ تھا کہ انصار کی رائے

https://www.ashrafia.net

بھی معلوم ہو۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ: آپ ﷺ کا روئے سخن شاید ہم لوگوں کی جانب ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:''ہاں''۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ:''ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے ہیں، آپ ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کا رسول ﷺ کفار کے مقابلہ کو جائے اور ہم گھروں میں بیٹھے رہیں یہ کفار تو ہم جیسے آدمی ہی ہیں، ہم ان سے کیا ڈریں گے۔ آپ ﷺ اگر ہم کو حکم دیں گے کہ سمندر میں کود پڑو تو ہم بلا دریغ آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے''۔

بے سروسامانی:

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم جنگ اور مقابلے کے لیے آمادہ ہیں تو آپ ﷺ نے مدینہ سے روانگی کا عزم فرمایا۔لڑنے اور میدان جنگ میں جانے کے لیے کل تین سو تیرہ (313) تھے شہر سے باہر آپ ﷺ نے اس اسلامی لشکر کی موجودات کی تو ان تین سو تیرہ (313) میں بعض ایسی چھوٹی عمر کے لڑکے بھی تھے، جو میدان جنگ میں جانے کے قابل نہ تھے۔آپ ﷺ نے ان کو صغرسنی کے سبب واپس جانے کا حکم دیا۔ان میں سے بعض نے اصرار کیا اور بمنت اپنے آپ کو لشکر اسلام میں شامل رکھنے کی اجازت حاصل کی۔اس اسلامی لشکر کے ساز وسامان میں صرف دو گھوڑے تھے، جن پر حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما سوار تھے۔ستر (70) اونٹ تھے، ایک ایک اونٹ پر تین تین چار چار آدمی سوار تھے۔حضور سیدِ عالم ﷺ جس اُونٹ پر سوار تھے اس پر بھی دو تین شخص اور سوار تھے، بعض حضرات پیدل ہی رہے۔

آغاز جنگ:

اگلے روز 17/رمضان المبارک 2 ہجری کو میدان کارزار گرم ہوا۔حضور خاتم النبیین ﷺ اپنے خیمے میں تشریف لائے اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کی اور عرض کی کہ''الٰہی اگر تُو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا'' پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔اس کے بعد آپ ﷺ باہر مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ''کفار کی فوج کو شکست ہوگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے''۔حضور اقدس ﷺ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا آپ ﷺ اس کے اشارے سے تسویہ صفوف فرماتے تھے۔اس کے بعد لشکر کفار سے رسم عرب کے موافق اوّل عتبہ وشیبہ، پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ نکل کر میدان میں آئے اور جنگ مبارزہ کے لیے للکار کر لشکرِ اسلام سے اپنے مقابلہ پر لڑنے والے تین شخص طلب کیے۔ان تینوں کا مقابلہ کرنے کے لیے انصار کے تین شخص عوف ومعوذ، پسران عفراء اور عبداللہ بن رواحہ نکلے۔عتبہ نے کہا:''تم کون ہو؟''انہوں نے جواب دیا ہم انصار یعنی اہل مدینہ میں سے ہیں۔عتبہ نے نہایت متکبرانہ انداز میں کہا ہم کو تم سے لڑنے کی ضرورت نہیں۔

پھر چلا کر کہا:''اے محمد ﷺ! ہمارے مقابلے کے لیے

https://www.ashrafia.net

ہماری ذات برادری کے لوگوں (یعنی قریش میں سے مہاجرین) کو بھیجو نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر حکم دیا کہ: ''عتبہ کے مقابلے کو حمزہ بن عبدالمطلب اور عتبہ کے بھائی شیبہ کے مقابلے کو عبیدہ بن الحرث اور عتبہ کے بیٹے ولید کے مقابلے کو علی بن ابی طالب جائیں یہ حکم سنتے ہی بلا تامل تینوں صحابی میدان میں نکلے۔ عتبہ نے ان تینوں کے نام دریافت کیے حالانکہ وہ ان کو خوب پہچانتا تھا ان کے نام سن کر کہا: ہاں! تم سے ہم لڑیں گے۔

مقابلہ شروع ہوا، حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے عتبہ اور ولید دونوں باپ بیٹے کو ایک ہی وار میں قتل کر دیا۔ شیبہ کے مقابلہ میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے۔ زخم بہت کاری لگا، جس سے وہ جاں بر نہ ہوسکے۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر شیبہ کو قتل کر دیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کفار اپنے ستر (70) بہادروں کو قتل اور نوے (90) کو اسیر کرا کر میدان سے بھاگ نکلے۔ جنگ مغلوبہ شروع ہونے کے بعد رحمتِ عالم ﷺ ایک سائبان کے نیچے کھڑے ہو کر معرکہ جنگ کا نظارہ فرمارہے تھے اور مجاہدین کو احکام و ہدایات دے رہے تھے۔

ایک نوعمر انصاری حضرت معاذ بن عمرو کا مقابلہ اتفاقاً ابوجہل سے ہوگیا۔ ابوجہل خود اور زرہ وغیرہ پہنے ہوئے غرق آہن تھا حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے موقع پا کر اس کے پاؤں کو زرہ سے خالی دیکھ کر تلوار کا ایک ہاتھ اس کی نصف پنڈلی کے قریب ایسا مارا کہ اس کا پاؤں کٹ کر الگ جا گرا۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ بن ابوجہل نے باپ کو زخمی دیکھ کر معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور تلوار کا ایسا ہاتھ مارا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ مونڈھے کے قریب سے کٹ کر لٹک گیا۔ لٹکے ہوئے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر زور سے جھٹکا دے کر الگ کر دیا۔ اس کے بعد انصار کے ایک دوسرے نوعمر معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ ابوجہل کے قریب پہنچے اور تلوار کی ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ زخمی ہو کر نیم جان ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مقتولین کی لاشیں دیکھنے کو نکلے ابوجہل کو دیکھا کہ نیم مردہ پڑا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے سینے پر چڑھے اور کہا اے اللہ کے دشمن! دیکھ تجھ کو اللہ نے کیسا ذلیل کیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اس کا سر کاٹنے لگے تو اس نے کہا کہ میری گردن مونڈھوں سے ملا کر کاٹنا تا کہ میرا سر دوسرے کٹے ہوئے سروں میں بڑا معلوم ہو اور یہ سمجھا جائے کہ سردار کا سر ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کا سر کاٹ کر جانِ عالم ﷺ کی خدمت میں لائے اور آپ ﷺ کے پاؤں میں ڈال دیا آپ ﷺ نے ابوجہل کا سر دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اس لڑائی میں کل چودہ (14) صحابی شہید ہوئے، جن میں چھ (6) مہاجرین اور آٹھ (8) انصار تھے۔ آپ ﷺ نے معرکہ جنگ سے فارغ ہو کر مسلمان شہداء کو دفن کیا۔ مشرکین کی لاشوں کو ایک بڑے گڑھے یا کنوئیں میں ڈلوا کر اُوپر سے مٹی ڈلوادی

https://www.ashrafia.net

عرفانِ شریعت

صدقۂ فطر کے مسائل

حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

سوال: صدقۂ فطر کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں؟

جواب: صدقۂ فطر واجب ہے۔ عمر بھر اس کا وقت ہے، یعنی اگر وقت پر ادا نہ کیا اور تاخیر ہوگئی تو اب ادا کرلے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہیں ہوگا اور نہ ہی تاخیر کی وجہ سے قضاء ہوگا۔ جب بھی ادا کرے گا ادا ہی کہلائے گا۔ البتہ عید کی نماز سے پہلے پہلے ادا کیا جائے کہ یہی سنت طریقہ ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: عید کے دن صبح صادق کے ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے فوت ہوگیا اس کا صدقۂ فطر واجب نہیں یونہی صبح ہونے سے پہلے بچہ پیدا ہوگیا تو اس کا صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کس پر لازم ہے اور کسے دیا جاسکتا ہے؟

جواب: صدقۂ فطر ہر اس آزاد مسلمان پر لازم ہے جو مالک نصاب ہو اور اس کا نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو۔ مالک نصاب شخص پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے نابالغ بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا لازم ہے۔ البتہ اگر چھوٹے بچے کی ملکیت میں نصاب کی مقدار مال ہے تو پھر اسی کے مال سے اس کا صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا اور بالغ اولاد کا اگر صدقۂ فطر ادا کردیا تو ادا ہوجائے گا۔ صدقۂ فطر ان تمام افراد کو دیا جاسکتا ہے جنہیں زکوٰۃ دینا درست وجائز ہے۔

سوال: صدقۂ فطر اور زکوٰۃ میں کیا فرق ہے؟

جواب: زکوٰۃ میں سال کا گزرنا، عاقل، بالغ اور نصاب کا نامی (بڑھنے کی صلاحیت) ہونا ضروری ہے جب کہ صدقۂ فطر میں یہ ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اگر گھر میں زائد سامان ہو تو مالِ نامی نہ ہونے کے باوجود اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچتی ہو تو صدقۂ فطر لازم ہے۔ مثلاً اضافی کپڑے اضافی کتابیں، اضافی گاڑی وغیرہ کی قیمت بھی صدقۂ فطر کے نصاب میں شمار کیے جائیں گے۔ یونہی زکوٰۃ میں سال کا گزرنا لازمی ہے جب کہ صدقۂ فطر میں یہ بھی ضروری نہیں مثلاً اگر کسی کے پاس عید الفطر کی صبح طلوع ہونے سے پہلے اتنا مال آگیا جو ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر صدقۂ فطر لازم ہوجائے گا۔

https://www.ashrafia.net

علمائے اہلسنت کی یادیں

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی

حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

امین الحسنات، حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۹۸ء) اہلسنت کے جید عالمِ دین، بے مثل مقرر اور لاہور کی تاریخی جامع مسجد وزیر خاں کے خطیب تھے۔ آپ کے والدِ گرامی غازیٔ کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اور دادا محدث الوری حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے چچا مفتی اعظم پاکستان، استاذ العلماء، یادگارِ سلف، علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (مہتمم حزب الاحناف، لاہور) یعنی آپ کا پورا خاندان علمی اور روحانی تھا۔ خانوادۂ اشرفیہ سے اس پورے خاندان کو بڑی عقیدت و محبت تھی۔ قیامِ پاکستان سے قبل خانوادۂ اشرفیہ کی عظیم شخصیتیں جن میں اعلیٰ حضرت، ہم شبیہہ غوث الاعظم سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ اور محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ جب لاہور تشریف لاتے تو حزب الاحناف میں ہی قیام فرماتے تھے۔ علامہ ابوالحسنات اور علامہ ابوالبرکات یہ دونوں بھائی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے اور اس کے علاوہ ان کو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلی قدس سرہ سے بھی خلافت تھی۔ علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کو راقم کے والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی۔ والدِ گرامی جب لاہور تشریف لے جاتے تو اکبری منڈی میں قادری دواخانہ جس کے اوپر کی منزل میں علامہ صاحب کی رہائش تھی وہیں قیام فرماتے تھے اکبری منڈی سے مسجد وزیر خاں کا پیدل راستہ ۱۰ منٹ کا تھا۔ جب ہم والدِ گرامی کے ساتھ لاہور میں ہوتے تو علامہ خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ فجر کے بعد مسجد وزیر خاں میں درسِ قرآن دیا کرتے تھے۔ راقم اور میرے برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی زیدہ مجدہٗ ہم دونوں میں سے کسی کو وہ اپنے ساتھ لے جاتے۔ ہم ان کے درس میں شریک ہوتے اور واپسی پر مال پوڑہ (ایک مزیدار نمکین کھانا تھا) وہ لے کر آتے تھے۔ اسی طرح لاہور کے قیام کے دوران حضرت کی ریڈیو لاہور پر

https://www.ashrafia.net

تقریر ہوتی تو وہ ہمیں ساتھ لے جاتے۔ غرضیکہ وہ ہم بچوں سے بڑی محبت کرتے تھے۔ والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ ہر سال حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرسِ مبارک کے پہلے اجلاس کی صدارت فرمانے کے لیے جب لاہور تشریف لے جاتے تو اکبری منڈی میں ہی حضرت کی رہائش گاہ پر قیام فرماتے۔ یہ سلسلہ عرصۂ دراز تک جاری رہا۔

والدِ گرامی کی مسجد وزیر خاں میں جمعہ کی امامت:

والدگرامی حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ علامہ صاحب کے اصرار پر لاہور میں قیام کے دوران ایک جمعہ مسجد وزیر خاں میں پڑھاتے تھے۔ علامہ خلیل احمد قادری صاحب پہلے تشریف لے جاتے اور والد صاحب سے فرماتے کہ اس وقت آپ تشریف لے آئیں۔ والدِ گرامی خانوادۂ اشرفیہ کا لباس (تاجِ اشرفی اور جبہ مبارک) پہن کر مریدین کے ہمراہ مسجد وزیر خاں کی جانب روانہ ہوتے جب ہم مسجد کے قریب پہنچتے تو دور ہی سے علامہ صاحب کی تقریر کی آواز آرہی ہوتی تھی اور گلیاں آپ کی آواز سے گونج رہی ہوتی تھیں۔ جب والدِ گرامی مسجد میں داخل ہوتے تو وہ آپ کو دیکھ کر نعرۂ تکبیر ورسالت کی گونج میں آپ کا استقبال کرتے۔ والدِ گرامی خطبہ اور نماز پڑھاتے اس کے بعد علامہ صاحب آپ کو منبر پر بٹھا دیتے اور اعلان کرتے کہ تمام حضرات قطار بنا کر حضرت کی دست بوسی کریں۔ جمعہ کے دن مجمع کافی ہوتا تھا اس لیے تمام لوگوں سے ملنے میں دیر لگ جاتی یہ سارا منظر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

والدِ گرامی پر قاتلانہ حملہ:

۱۹۷۶ء میں ایک بدبخت شخص نے والدِ گرامی پر قاتلانہ حملہ کیا اور ایک بھاری پتھر آپ کے چہرے پر مارا جس سے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی، آگے کے دانت شہید ہوگئے، ماتھا اور چہرے پر گہرے زخم آئے اور آپ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ پہلے آپ کو سول ہسپتال اور پھر بقائی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کو جب اطلاع ملی تو آپ دوسرے ہی دن پہلی فلائٹ سے کراچی تشریف لائے۔ والدِ گرامی نے مجھ سے فرمایا کہ تم ڈرائیور کے ساتھ گاڑی لے کر ائیرپورٹ جاؤ حضرت کا استقبال کرو اور ان سے پوچھو کہ گھر جائیں گے یا ہسپتال۔ اگر وہ گھر جانا چاہیں تو پہلے ان کو گھر لے جانا وہاں آرام کر کے شام کے وقت ہسپتال لے آنا۔ جب میں ائیرپورٹ پہنچا اور آپ باہر تشریف لائے تو صرف ایک بیگ آپ کے ہاتھ میں تھا مجھے دیکھتے ہی گلے لگایا اور والد صاحب کی خیریت دریافت کی۔ پھر راستے میں گفتگو فرماتے رہے جب میں نے گھر چلنے کے لیے کہا تو فرمایا نہیں میں پہلے ہسپتال جاؤں گا اور حضرت کی مزاج پُرسی کرونگا چنانچہ ہم ائیرپورٹ سے سیدھے بقائی ہسپتال پہنچے۔ علامہ صاحب نے والد صاحب کی مزاج پُرسی کی اور ان کو اس حالت میں دیکھ کر آب دیدہ ہوگئے۔ انہوں نے ہم سب بچوں کو تسلی دی اور ان کی صحت کے لیے دعائیں کیں۔ وہاں سے پھر گھر

https://www.ashrafia.net

تشریف لائے اور رات کی فلائٹ سے دوبارہ لاہور تشریف لے گئے۔ یہ تھی ان کی محبت کہ مصروفیات کے باوجود تمام چیزوں کو چھوڑ کر فوراً کراچی تشریف لے آئے۔

حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے عرس مبارک میں شرکت:

حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ راقم کے جدّ اعلیٰ قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے عرسِ مبارک میں شرکت کے لیے کراچی تشریف لاتے تھے اور ہمارے گھر ہی قیام فرماتے تھے۔ حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے عرس میں پہلی تقریر علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی اور دوسری تقریر خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہوتی تھی۔ علامہ صاحب اپنے اہل وعیال کے ساتھ لاہور سے تشریف لاتے تھے اور عرسِ مبارک میں شرکت کے بعد آٹھ یا دس دن کراچی میں قیام فرماتے تھے۔ اس دوران والدِ گرامی انہیں کبھی ٹھٹھہ لے جاتے، کبھی حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر اور کبھی کسی اور مقام پر لے جاتے علامہ صاحب کراچی کے علماء سے ملاقات کرتے اور کبھی والدِ گرامی علماء کو درگاہ شریف میں مدعو کر لیتے یہ سلسلہ عرصۂ دراز تک جاری رہا۔

میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس:

علامہ سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بڑے متحرک آدمی تھے جامع مسجد وزیر خاں میں وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی جلسہ یا بڑی کانفرنس منعقد کرتے اور اس میں جید علمائے اہلسنت کو خطاب کی دعوت دیتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے والد صاحب سے فرمایا کہ ربیع الاول شریف میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کر رہا ہوں جس میں غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، سلطان الواعظین حضرت علامہ بشیر احمد سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ خطاب فرمائیں گے اور آپ کی صدارت ہوگی۔ اس کانفرنس میں بھی انہوں نے میرا نام دیگر علماء کی فہرست میں شامل کیا۔ کانفرنس کے اشتہارات پورے لاہور میں لگائے گئے، اعلانات ہوئے، مسجد وزیر خاں کے صحن میں ایک بہت بڑا اسٹیج لگایا گیا۔ والد گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ صدارت فرما رہے تھے۔ غزالیٔ دوراں اور سلطان الواعظین قدس سرہ اور ان کے علاوہ دیگر جید علماء اسٹیج پر موجود تھے۔ مسجد وزیر خاں کا صحن عوامِ اہلسنت سے بھرا ہوا تھا۔ علامہ صاحب خود علماء کی تقاریر کا اعلان فرما رہے تھے انہوں نے اس فقیر کا بھی اعلان کیا اور مجھے فخر ہے کہ ان عظیم بزرگوں کی موجودگی میں چند منٹ کچھ عرض کرنے اور ان کی دعائیں حاصل کرنے کا موقع ملا۔ یہ غالباً ۱۹۸۰ء کی بات ہے جب یہ عظیم الشان کانفرنس مسجد وزیر خاں میں منعقد ہوئی اور یہ غالبا پہلا جلسہ تھا جس کے اشتہار میں علماء کے ساتھ اس فقیر کا نام بھی لکھا گیا۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں میری پہلی تقریر:

حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کو جس طرح والدِ

https://www.ashrafia.net

گرامی سے محبت تھی اسی طرح انہیں ہم تمام بھائیوں سے بھی بڑی محبت تھی۔ ۱۹۹۲ء میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس سے قبل انہوں نے والدِ گرامی کوفون کیا اور میرا نام لے کر فرمایا کہ میں نے صاحبزادے کا نام داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں ہونے والی محافل کے مقررین میں دے دیا ہے آپ ان کو ضرور ساتھ لائیں ان شاء اللہ ان کی تقریر ہوگی۔ یاد رہے کہ علامہ صاحب اوقاف میں بھی تھے اور اوقاف کے تمام وزراء، ناظمین اور داتا دربار کمیٹی کے تمام حضرات سے ان کا رابطہ تھا اور یہ تمام حضرات ان کا ادب و احترام کرتے تھے اور ان کا بڑا اثر ورسوخ تھا۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں دو دن علمی محافل منعقد ہوتی تھیں۔ جن میں پورے ملک سے جید علماء و مشائخ خطابات فرماتے تھے۔ پہلے اجلاس کی صدارت والدِ گرامی فرماتے تھے جب کہ دیگر اجلاسوں میں پاکستان کی بڑی درگاہوں اور خانقاہوں کے سجادہ نشین حضرات صدارت فرمایا کرتے تھے۔ والد صاحب نے جب یہ سنا تو بہت خوش ہوئے اور مجھ سے فرمایا کہ تمہیں اس دفعہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر تقریر کرنی ہے یہ میرے لیے پہلا موقع تھا اس لیے خوب تیاری کی۔ جب عرس شریف کا دعوت نامہ آیا جس میں پروگرام تھے تو ان میں علماء کے درمیان راقم کا نام بھی تھا یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ چنانچہ پہلے اجلاس میں جب والدِ گرامی کے ساتھ داتا دربار پہنچا تو علماء و مشائخ نے نعرۂ تکبیر ورسالت کی گونج میں والد صاحب کا استقبال کیا۔ علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے ہی اس فقیر کی تقریر کا اعلان کیا۔ پندرہ منٹ تقریر ہوئی اور جب تقریر کر کے واپس ہوا تو پہلے والدِ گرامی نے اور پھر علامہ صاحب نے خوش ہو کر گلے لگایا اور دعائیں دیں اس طرح پھر یہ سلسلہ جاری رہا اور ہر سال والدِ گرامی کے ساتھ عرس کے موقع پر حاضر ہوتا اور کچھ عرض کرنے کا موقع مل جاتا۔ حقیقت میں یہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کرم اور علامہ صاحب کی محبت تھی جس کی وجہ سے یہ امر ممکن ہوا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کانفرنس:

حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مسجد وزیر خاں میں عظیم الشان صدیق اکبر کانفرنس کا اہتمام کیا اور خصوصی خطاب کے لیے خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو مدعو کیا۔ اس سلسلے میں وہ کراچی تشریف لائے۔ ہمارے گھر قیام فرمایا اور دوسرے ہی روز والدِ گرامی کے ہمراہ خطیب پاکستان کی رہائش گاہ واقع سندھی مسلم سوسائٹی تشریف لے گئے۔ خطیب پاکستان نے دونوں حضرات کا والہانہ استقبال کیا۔ چائے وغیرہ سے تواضع کی اس دوران اہم موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ علامہ صاحب نے خطیب پاکستان سے کانفرنس کا وقت لیا اور تمام معاملات طے کیے۔ راقم نے ان تینوں حضرات کی آپس میں محبت اور مودّت کو دیکھا جو حقیقت میں بے لوث تھی۔ جب ہم چلنے

https://www.ashrafia.net

لگے تو خطیب پاکستان گاڑی تک والدِ گرامی اور علامہ صاحب کو چھوڑنے کے لیے آئے۔ یہ کانفرنس کا سلسلہ کئی سال جاری رہا۔

علامہ صاحب کی علالت اور وصال:

حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ جب تک صحت یاب رہے مسجد وزیر خاں میں رونق رہی کوئی نا کوئی جلسہ یا بڑی کانفرنس، صحابہ کرام کے ایام اور بزرگانِ دین کے اعراس بڑی شان وشوکت سے منعقد کرتے رہے۔ آپ جگر کے عارضے میں مبتلا ہوئے۔ مسلسل علاج کے باوجود حالت بگڑتی رہی اتفاق ہسپتال میں انہیں داخل کیا گیا، دل کا مرض بھی تھا اس کے علاوہ بھی کئی امراض نے جکڑ لیا، سانس لینے میں دشواری تھی اس لیے آکسیجن لگا دی گئی۔ والدِ گرامی لاہور تشریف لے گئے ایک دن اچانک ان کی ناک سے خون جاری ہوگیا ڈاکٹروں نے پٹی کردی اور انہیں بھی اتفاق ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اتفاق یہ تھا کہ ایک ہی فلور پر یہ دونوں حضرات زیرِ علاج تھے۔ علامہ صاحب کو جب والدِ گرامی کی اطلاع ملی تو انہوں نے تشویش کا اظہار کیا اور جب طبیعت میں کچھ افاقہ دیکھا تو ویل چیئر پر بیٹھ کر والد صاحب کو دیکھنے کے لیے ان کے کمرے میں آئے یہ ان کی والدِ گرامی سے محبت تھی والد صاحب صحت یاب ہوکر کراچی تشریف لے آئے اور غالباً ایک ماہ بعد علامہ صاحب نے وصال فرمایا۔ والدِ صاحب کو جب ان کے وصال کی خبر ملی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے راقم نے پہلی مرتبہ انہیں کسی کے انتقال پر اس طرح روتے ہوئے دیکھا کیونکہ آپ کی طبیعت ناساز تھی سفر کرنا مشکل تھا اس لیے آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم دونوں لاہور جاؤ اور ان کے جنازے میں شرکت کرو۔ راقم اور میرے برادرِ اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی زیدہ مجدہ فوراً ائیر پورٹ پہنچے اور ٹکٹ لے کر لاہور روانہ ہوگئے۔ ائیر پورٹ سے سیدھے مسجد وزیر خاں پہنچے اور علامہ صاحب کے جنازے میں شرکت کی۔ جنازے میں علماء، مشائخ اور عوامِ اہلسنت کا ایک جمِ غفیر تھا۔ علامہ صاحب کے چچا زاد بھائی شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہیں ان کے قائم کردہ دار العلوم (جامعہ حسنات العلوم) میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ان کی مرقد مبارک پر اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کے وصال کے بعد مسجد وزیر خاں میں نہ کوئی بڑی کانفرنس ہوئی اور نہ کوئی قابل ذکر جلسہ ہوا گویا مسجد وزیر خاں کی رونق ختم ہوگئی۔ آج یہ مسجد پھر کسی امین الحسنات کی راہ دیکھ رہی ہے۔

کھجور کے متعلق دو فرامین مصطفی ﷺ

"نہار منہ کھجور کھانے سے پیٹ کے کیڑے مَر جاتے ہیں"۔

(جامع صغیر، ص:۳۹۸، حدیث:۶۳۹۴)

"عجوہ کھجور جنّت سے ہے، اس میں زہر سے شِفا ہے"۔

(ترمذی، ج:۴، ص:۱۷، حدیث:۲۰۷۳)

https://www.ashrafia.net

”عید الفطر“

حقائق کے بے داغ آئینے میں...

جناب عارف دہلوی مرحوم

عید الفطر یعنی مسرت و شادمانی کے اظہار کا دن کیوں ہے اسے کس طرح منایا جائے؟ یہ مسرتوں سے بھرپور دن کن لوگوں کے لیے ہے؟ اس کی غرض و غایت کیا ہے؟ اسلامی عید اور دیگر اقوام کی عید میں کیا فرق ہے؟ اور عید الفطر کی حقیقت کیا ہے؟ ان سوالات کے جوابات پر مشتمل اب تک سینکڑوں مضامین اور بیسیوں مقالے لکھے جا چکے ہیں۔ اس مضمون میں ایک مختلف انداز سے عید الفطر کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔

صلہ اور اجر کا دن:

عید الفطر کی رات فرشتوں میں دھوم مچ جاتی ہے۔ رب العالمین ان پر تجلّی خاص فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے: ”بتاؤ! جب مزدور اپنا کام پورا کر چکے تو اس کا اجر کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اسے پوری مزدوری ملنی چاہیے۔ رب العالمین فرماتا ہے: ”میں نے محمد ﷺ کی اُمت کے روزہ داروں کو بخش دیا اور ان کو جنت کا وارث بنا دیا“۔

انعام و اکرام کا دن:

جب عید کا دن آتا ہے تو فرشتے راستے کے دہانوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پکار پکار کر کہتے ہیں کہ: ”اے مسلمانو! سویرے سویرے اپنے رب کی طرف چلو، جو بہت بڑا منعم اور محسن ہے اُس نے تم کو قیام اللیل نماز تراویح کا حکم دیا تھا۔ جس کو تم نے بجالا کر اپنے رب کی اطاعت کا حق ادا کر دیا۔ اب انعام لینے کے لیے آگے بڑھو“۔

خیر و برکت کا دن:

منادی پکارتا ہے: ”اے مسلمانو! خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے تم کو بخش دیا۔ اب تم خیر و برکت اور فلاح و سعادت سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو جاؤ، یہی یوم الجائزہ ہے یعنی انعام تقسیم ہونے کا دن ہے“۔

رضا اور بخشش کا دن:

رحمتِ عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: روزہ دار جب عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں تو خداوند قدوس فرماتا ہے: ”سنو! گواہ رہو! میں ان کے روزوں اور نمازوں کی وجہ سے اُن سے خوش ہو گیا اور ان کے لیے اپنی رضا و بخشش کو عام کر دیا“۔

پھر رب العالمین اپنے بندوں سے براہ راست خطاب فرماتا

https://www.ashrafia.net

ہے: ''میرے بندو! تم مجھ سے مانگو! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تمہیں نہ رسوا کروں گا اور نہ ذلیل ہونے دوں گا، جاؤ میں نے تم کو بخش دیا۔ تم نے مجھے راضی کرنا چاہا میں تم سے خوش ہو گیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا''۔

حمد وثنا کا دن:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''عید الفطر'' عید الاضحیٰ کو ذکرِ الٰہی، حمد وثنا اور عظمت و پاکیزگی کے بیان سے زینت دو۔

نزولِ رحمت کا دن:

ایک اور مقام پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ زمین پر رحمت کی نظر ڈالتا ہے تم کو چاہیے کہ ان دنوں میں گھر سے باہر نکلا کرو تا کہ خدا کی رحمت کا نفع تم کو حاصل ہو''۔

گناہوں سے بچنے کا دن:

مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم عید الفطر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ہماری عید اُس دن ہے جس دن ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو''۔

سچی بات یہ ہے کہ مسلمان کی زندگی میں اس دن سے بڑھ کر مسرت وشادمانی کا دن کوئی ہو ہی نہیں سکتا جس دن وہ گناہوں سے بچا رہے۔

حقیقی عید کا دن:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''حقیقت میں مومن کی پانچ عیدیں ہوتی ہیں:

۱۔ جس دن وہ گناہوں سے محفوظ رہے۔

۲۔ جس دن وہ ایمان سلامت لے جائے۔

۳۔ جس دن وہ پل صراط سے سلامتی سے گزر جائے۔

۴۔ جس دن وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

۵۔ جس دن اُسے پروردگار کا دیدار نصیب ہو''۔

حصولِ ثواب کا دن:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص حصولِ ثواب کے لیے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں شبِ بیدار رہے گا اس کا دل اس وقت بھی زندہ رہے گا جب دلوں پر بھی موت طاری ہو جائے گی''۔ (یعنی شبِ عید الفطر اور ۱۰ ذوالحجہ کی شب)

مسرت وانبساط کا دن:

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عید الفطر کا دن مسرت وانبساط اور خوشی وزینت کا دن ہے لیکن کس کے لیے؟ صرف اس کے لیے جس کا روزہ قبول ہو''۔

تشکّر وامتنان کا دن:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''شوال کی پہلی تاریخ یعنی عید الفطر کو روزے سے نہ رہو یعنی عید کے دن کھاؤ پیو اور خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرو''۔

https://www.ashrafia.net

خلفاء اشرف المشائخ قدس سرہ

جناب طاہر حسین اشرفی علیہ الرحمہ

ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی

جناب طاہر حسین اشرفی علیہ الرحمہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے بڑے عقیدت مند اور جانثار مرید وخلیفہ تھے۔

پیدائش:

آپ 18/ اکتوبر 1949ء بمطابق 25/ ذوالحجہ 1368ھ بروز منگل فتح ہاؤس مال روڈ، پشاور میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤ و اجداد تھانہ بھون، ہندوستان سے ہجرت کر کے پشاور میں آکر آباد ہوگئے۔ اسی وجہ سے آپ اردو کے ساتھ پشتو زبان بھی بڑی روانی سے بولتے تھے۔

ابتدائی تعلیم:

قرآن مجید اپنی والدہ سے پڑھا اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی پھر اپنے بھائیوں اور والد کے ساتھ کاروبار میں مصروف ہوگئے اس کے بعد پشاور صدر بازار میں آپ نے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا

روحانی تعلیم:

آپ شروع سے خاندانی طور پر بھی بزرگانِ دین سے بڑی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ سلسلۂ اشرفیہ کے بزرگوں میں حضرت مولانا عبدالقادر اشرفی لالہ موسیٰ سے پشاور آیا کرتے تھے۔ طاہر صاحب کا خاندان ان کا کافی معتقد تھا۔ آپ کے خاندان میں فقیر محمد حیدری اشرفی مرحوم کو سلسلۂ اشرفیہ کی اجازت حاصل تھی۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ سے تعلق:

1988ء میں طاہر اشرفی صاحب اپنے تایا حاجی عبدالغفور مرحوم اور بھائی زاہد اشرفی کے ہمراہ پہلی مرتبہ درگاہ عالیہ اشرفیہ کراچی حاضر ہوئے۔ زاہد اشرفی جن کی شادی کو 10 سال ہوگئے تھے اور اولاد سے محروم تھے۔ درگاہ عالیہ اشرفیہ میں حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ سے دعا کروائی۔ حضرت کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے 19/ اکتوبر 1988ء کو ایک بیٹی عطا فرمائی۔ زاہد اشرفی کے ساتھ پورے خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس بچی کا نام ”قرۃ العین اشرفی“ رکھا۔

اس واقعہ نے جناب طاہر اشرفی مرحوم کو حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ سے اور قریب کر دیا۔ چنانچہ جب حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر تشریف لاتے تو طاہر اشرفی مرحوم اپنے بھائی زاہد اشرفی کے ہمراہ پشاور کے لیے جہاز کا ٹکٹ لے کر۔۔ (بقیہ صفحہ نمبر:42)

https://www.ashrafia.net

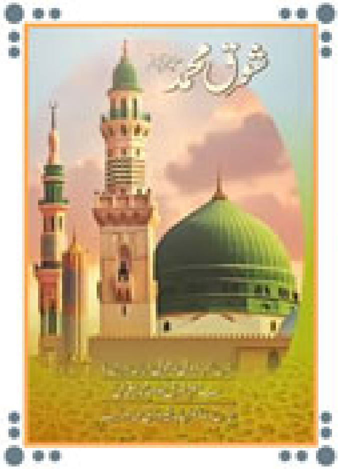

تبصرہ

"شوقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی (ریسرچ اسکالر)

کتاب کا نام: شوقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شارح: ڈاکٹر عابد شیروانی

اشاعت: نومبر 2025ء

صفحات: 192

ناشر: مکتبہ علامہ اقبال اسٹوڈیو، کراچی

ڈاکٹر عابد شیروانی کی یہ کتاب "شوقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" دراصل علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور نظم "ذوق و شوق" کی مفصل شرح ہے۔ یہ وہ نظم ہے جس کے اکثر اشعار فلسطین میں تحریر کیے گئے ہیں اور اس نظم کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان افروز اشعار بھی شامل ہیں۔

شرح شروع کرنے سے پہلے ڈاکٹر عابد شیروانی نے چند اہم عنوانات کے تحت تمہیدی گفتگو کی ہے، جن میں فلسطین میں اقبال کے روحانی مشاہدات، ہیکلِ سلیمانی کی پہلی تعمیر، نظم "ذوق و شوق" کا پس منظر، اس کا خلاصہ اور اسلوب شامل ہیں۔ اس تمہید سے قاری کو نظم سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

شرح کے دوران مصنف نے نہایت عالمانہ اور فکری انداز میں ہر شعر اور ہر بند کی وضاحت کی ہے۔ جسم و روح کے تعلق، الٰہی اسرار، اقسامِ علم، اور عروجِ آدمِ خاکی جیسے دقیق موضوعات کو سادہ مگر گہرے اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی فلسفۂ قرآن، تاریخ اور بعض سائنسی نکات کا حوالہ دے کر اقبال کے فکر و پیغام کو جامع انداز میں واضح کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر شیروانی نے اس نظم میں بیان کردہ انسانی مسائل کی تشریح کرتے ہوئے یہ بات خوبصورتی سے واضح کی ہے کہ انسان کو ''اشرف المخلوقات'' کا مقام دے کر دنیا میں ایک عظیم ذمہ داری کے ساتھ بھیجا گیا ہے، تاکہ وہ آزمائش میں کامیاب ہو اور اپنے دامن کو گناہوں سے پاک رکھے۔

مزید برآں انہوں نے اقبال کے پیش کردہ تصورات عبد و معبود کا تعلق، محبت و شوق، فنا فی اللہ، عملِ صالح اور عقیدہ کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں سمجھایا ہے۔ اس شرح میں عبد اور معبود کے تعلق کی روحانی تجلیات کو عملی زندگی سے جوڑ کر بیان کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عابد شیروانی پیشے کے اعتبار سے وکیل ہیں مگر ادب

https://www.ashrafia.net

شاعری اور خصوصاً اقبالیات سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ وہ طویل عرصے سے علامہ اقبال کی اہم نظموں کی شرح کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ان کی "مسجدِ قرطبہ"، "شکوہ"، "جوابِ شکوہ" اور "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" کی شرحیں کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں، اور "ذوق وشوق" کی یہ شرح ان کی چوتھی اہم تصنیف ہے۔

یہ کتاب عصرِ حاضر کے فکری چیلنجز کو بھی موضوع بناتی ہے۔ مصنف نے جدید تہذیب، مغربی افکار اور گمراہ کن فلسفیانہ نظریات کا جائزہ لے کر ان کے اثرات کو واضح کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ صنعتی ترقی اور جدید ایجادات کے باوجود اگر اخلاقی و روحانی اقدار کمزور ہو جائیں تو معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس پسِ منظر میں اقبال کا پیغام ایک رہنما چراغ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مختصر یہ کہ "شوقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" نہ صرف اقبال کی نظم کی شرح ہے بلکہ فکری و روحانی بیداری کا پیغام بھی ہے۔ یہ کتاب قارئین کو اقبال کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی روحانی اردات اور ان کے اصلاحی پیغام سے گہرے طور پر روشناس کراتی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر انداز کی اصلاح کا سبب بنا دے۔ آمین

بقیہ "جناب طاہر حسین اشرفی علیہ الرحمہ"

لاہور پہنچ جاتے پشاور میں حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی تشریف آوری پر بڑی محافل منعقد ہوتیں۔ طاہر اشرفی صاحب بڑی عقیدت و محبت سے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ اس دوران آپ دن رات اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ رہتے۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے رات کو نوافل اور دیگر وظائف کا حکم دیا آپ نے اپنے پیر کی ہدایت پر بڑی سختی سے عمل کیا۔

خلافتِ اشرفیہ:

عبادت و ریاضت سے دلچسپی اور عملی طور پر کاربند رہنے کی وجہ سے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے جناب طاہر حسین اشرفی کو 2/فروری 1992ء بمطابق 28/رجب 1412ھ بروز پیر کو خلافتِ اشرفیہ سے نوازا۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ ہر سال پشاور تشریف لے جاتے تو الحاج طاہر اشرفی اپنے مریدین اور برادران کے ہمراہ پشاور ائیر پورٹ پر ان کا شاندار استقبال کرتے۔ فتح ہاؤس میں محفلِ میلاد اور محفلِ سماع منعقد ہوتی۔ آپ نے خدمتِ خلق میں اپنے آپ کو مصروف کر لیا آپ کے روحانی علاج سے اللہ تعالیٰ نے بہت سوں کو شفاء عطا فرمائی۔ طاہر اشرفی اپنے عزیز و اقارب میں اپنے اخلاق اور عبادات کی وجہ سے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

وفات:

22/جون 2015ء بمطابق 4/رمضان المبارک 1436ھ بروز پیر انتقال کر گئے۔ ان کو حضرت غازی ولی محمد سرکار علیہ الرحمہ کی درگاہ کے قریب اسی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

*...... *...... *...... *...... *

https://www.ashrafia.net

هو الطاهر

هو الاشرف

الاشرف نیوز

صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

ماہانہ درسِ قرآن:

۴؍جنوری بروز اتوار بعد نمازِ عشاء جامع مسجد کھتری، پی۔آئی۔بی میں ماہانہ درسِ قرآن کی محفل کا انعقاد ہوا۔جس سے خصوصی خطاب شہزادۂ حضرت فخر المشائخ ابوالمحامد مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے فرمایا۔آپ نے اپنے خطاب میں معراج النبی ﷺ کے حوالے سے مدلل گفتگو فرمائی اور واقعہ معراج پر ہونے والے اعتراضات کا مفصل جواب عطا فرمائے،درس کے اختتام پر مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی نے خصوصی دعا فرمائی۔

محفلِ شبِ معراج:

۱۶؍جنوری بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد عمر فاروق 11-A نارتھ کراچی میں عظیم الشان محفل شب معراج کا انعقاد ہوا۔جس سے خصوصی خطاب ابوالمحامد مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے فرمایا۔آپ نے اپنے خطاب میں واقعہ معراج پر گفتگو فرمائی اور ساتھ ہی ساتھ قصیدہ معراج بھی پڑھا۔خطاب کے بعد صلوۃ وسلام کا نذرانہ بھی پیش کیا اور عوام الناس کے لیے خصوصی دعا بھی فرمائی۔محفل کے اختتام پر لنگر کا بھی اہتمام ہوا

محفلِ شب بیداری:

۱۶؍جنوری بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی میں رات ۱۰ تا صبح نمازِ فجر تک محفل شب بیداری بسلسلہ معراج النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔اس میں درود شریف، آیت کریمہ اور دیگر اوراد و وظائف کا ورد ہوا۔تہجد کے وقت حضور صاحبِ سجادہ فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا بعد ازاں حلقۂ ذکر ہوا اور لنگر اشرفیہ کھلایا گیا۔

محفلِ نزول آیت درود:

۲۶؍جنوری بروز پیر بعد نمازِ عشاء جشنِ نزولِ آیت درود کے عنوان سے جامع مسجد امیر حمزہ، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی میں عظیم الشان محفل کا اہتمام ہوا۔جس سے خصوصی خطاب ابوالمحامد مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے فرمایا۔آپ نے اپنے خطاب میں آیتِ درود پر مفصل و مدلل گفتگو فرمائی اور درود شریف پڑھنے کی اہمیت کو واضح کیا خطاب کے بعد بلبلِ مدینہ الحاج اویس رضا قادری نے بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ میں ہدیۂ نعت پیش

https://www.ashrafia.net

کی۔محفل کے اختتام پر حلقۂ اشرفیہ، ناظم آباد کی جانب سے لنگرِ اشرفیہ کا اہتمام ہوا۔ مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے صلوٰۃ وسلام کے بعد خصوصی دعا فرمائی۔ اس پروگرام میں جید علمائے کرام نے شرکت فرمائی جن میں استاد العلماء حضرت علامہ مفتی محمد رفیق عباسی دامت برکاتہم العالیہ حضرت علامہ ڈاکٹر سید وقاص ہاشمی، حضرت علامہ بلال سلیم قادری، حضرت علامہ صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید علی مرتضیٰ اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید شایان اشرف جیلانی ودیگر شامل ہیں۔

جلسہ دستارِ فضیلت:

۳۱ رجنوری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء دار العلوم جامعہ نعیمیہ فیڈرل بی ایریا میں جلسہ دستار فضیلت کا اہتمام ہوا۔ جس کی صدارت مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ حضور صاحب سجادہ فخر المشائخ مدظلہ العالی کی ملک میں عدم موجودگی کی وجہ سے مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے جلسہ دستار فضیلت میں مفتی اعظم کے خصوصی بلاوے پر شرکت فرمائی۔

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا دورۂ ہالینڈ:

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی ۲۱ رجنوری بروز بدھ بذریعہ ایمریٹس ایئرلائن ہالینڈ روانہ ہوئے۔ یاد رہے کہ ہالینڈ میں آپ کے والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے 1992ء میں راوٹرڈیم میں ایک مرکز ”مرکزِ اشرفیہ جیلانیہ (نیدرلینڈ)“ کے نام سے قائم فرمایا تھا۔ جہاں حضرت ہر سال تشریف لے جاتے تھے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی ہر سال تشریف لے جاتے ہیں۔ ہالینڈ میں حضرت کے مریدین کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ مرکزِ اشرفیہ میں ہر جمعرات ذکر حلقہ ہوتا ہے۔ ویک اینڈ میں حفظِ قرآن و ناظرہ کا مدرسہ لگتا ہے، جس میں کثیر تعداد میں طلبہ وطالبات قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ”فرض علوم کورس“، ”عقائد اہلسنت کورس“ اور اس کے علاوہ مختلف بنیادی دینی تعلیمات سے متعلق کورسز کرائے جاتے ہیں۔ جن سے عوام وخواص استفادہ کرتے ہیں۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی جب سالانہ دورہ فرماتے ہیں تو ان کامیاب طلبہ میں اسناد تقسیم فرماتے ہیں۔ الحمد للہ! یہ سلسلہ گزشتہ ۳۰ سالوں سے جاری ہے اور اب تک اس مرکزِ اشرفیہ سے حفظِ قرآن و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

حضرت قبلہ ۲۲ رجنوری بروز جمعرات ہالینڈ پہنچے۔ امسٹرڈیم ائیرپورٹ پر مریدین کی کثیر تعداد نے آپ کا استقبال کیا اور نعرۂ تکبیر ورسالت لگائے۔ جب آپ مرکزِ اشرفیہ پہنچے تو وہاں بھی مریدین کے علاوہ دیگر علماء واہلِ علم حضرات موجود تھے۔ حضرت نے ان سب سے ملاقات کی پھر کچھ دیر آرام کیا اور اس کے بعد روحانی تربیتی نشست سے خطاب کیا۔

نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب:

۲۳ رجنوری بروز جمعہ جامع مسجد غوثیہ، روٹرڈیم میں آپ نے

https://www.ashrafia.net

جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا اور نمازِ جمعہ کی امامت فرمائی۔

جب آپ جامع مسجد غوشیہ پہنچے تو مسجدِ ہذا کے خطیب استاذ العلماء خطیب اہلسنت حضرت علامہ افتخار حسین چشتی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے رفقاء کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ آپ مسجد کے منبر پر رونق افروز ہوئے۔ علامہ صاحب نے آپ کا تعارف کرایا اور آپ کو خطاب کی دعوت دی۔ آپ نے اصلاحی موضوع پر خطاب کیا۔ آپ کا یہ خطاب براہِ راست نشر کیا گیا۔ حاضرین نے آپ کے خطاب کو بے حد پسند کیا۔ یاد رہے کہ جب بھی آپ ہالینڈ تشریف لے جاتے ہیں تو ایک جمعہ جامع مسجد غوشیہ روٹرڈیم میں ضرور پڑھاتے ہیں۔ علامہ افتخار حسین شاہ صاحب سے آپ کا بڑا گہرا تعلق ہے، علامہ صاحب قبلہ آپ سے بڑی عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی بھی ان پر بڑی شفقت فرماتے ہیں۔ نمازِ جمعہ کے بعد آپ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے مرید وخلیفہ حضرت علامہ حافظ قاری عبدالرشید قادری اشرفی جن کا تین ماہ قبل انتقال ہوا تھا ان کے ایصالِ ثواب کے لیے قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ علامہ صاحب کے دونوں صاحبزادگان مولانا احمد مختار قادری اشرفی اور مولانا حافظ قاری اختر اشرفی اور ان کے علاوہ دیگر مریدین بھی تھے۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے حضرت مولانا عبدالرشید قادری اشرفی کے قبر پر فاتحہ خوانی کی، ایصالِ ثواب کیا اور ان کے بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ مولانا عبدالرشید قادری اشرفی کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے اہلِ خانہ سے تعزیت کی۔

روحانی تربیتی نشست:

اسی دن رات کو ۱۰ بجے مرکزِ اشرفیہ جیلانیہ میں مریدین کی ایک روحانی تربیتی نشست ہوئی۔ جس میں مریدین کے علاوہ دیگر سلاسلِ طریقت سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے ذکر کے موضوع پر خطاب فرمایا، ذکر کی فضیلت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی اور بزرگانِ دین کے حالات وواقعات بیان فرمائے۔ لوگوں کی اتنی کثرت تھی کہ مرکز میں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی یہ نشست ایک گھنٹے جاری رہی اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی۔ نشست کے بعد علمائے کرام نے آپ سے ملاقات کی، جن میں مولانا عبدالغفار قادری نورانی، مولانا عمران قادری نوارنی، مولانا محمد رفیق قادری اشرفی، مولانا محمد طاہر اشرفی، مولانا احمد مختار قادری اشرفی، مولانا اختر قادری اشرفی اور دیگر شامل ہیں۔

تعزیتی جلسہ:

۲۴ رجنوری بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد غوشیہ روٹرڈیم میں مرکزِ اشرفیہ کی جانب سے مولانا عبدالرشید قادری اشرفی کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے کرام کے علاوہ عوامِ اہلسنت کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اس میں ایک گھنٹے خطاب فرمایا اور مولانا عبدالرشید قادری اشرفی سے جو تعلق تھا وہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ سُرنامیوں میں پہلے حافظ، پہلے قاری اور پہلے

https://www.ashrafia.net

عالم دین تھے، انہوں نے ہالینڈ کی سرزمین کو چھوڑ کر پاکستان میں ۷ یا ۸ سال رہ کر درسِ نظامی مکمل کیا اور پھر واپس آکر یہاں تبلیغ دین فرمائی۔ آپ کے خطاب کے بعد مولانا کے صاحبزادے مولانا اختر اشرفی نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا ختم شریف پڑھا گیا اور حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے ان کے لیے ایصال ثواب اور دعا فرمائی محفل کے بعد لنگر شریف کا اہتمام ہوا۔

جلسہ بسلسلہ استقبال رمضان:

۲۵ رجنوری بروز اتوار بعد نمازِ مغرب سوترمل کے علاقے میں جماعت انوارِ اشرفیہ کے زیر اہتمام استقبالِ رمضان کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس سے خصوصی خطاب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے جلسے سے قبل وہاں قائم دار العلوم کا معائنہ فرمایا یہاں حفظِ قرآن وناظرہ اور درسِ نظامی کی تعلیم جاری ہے۔طلبہ سے ملاقات کی اور ان کو تعلیم پر توجہ دینے کا حکم دیا۔ بعد ازاں آپ نے استقبال رمضان کے موضوع پر خطاب فرمایا اور عوام الناس پر زور دیا کہ ہم ابھی سے رمضان المبارک کی تیاری کریں اور یہ نیت کرلیں کہ ہم ان شاءاللہ پورے رمضان روزے رکھیں گے، پورے رمضان تراویح پڑھیں گے اور اللہ نے توفیق دی تو آخری عشرے کا اعتکاف بھی کریں گے۔ آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں رمضان المبارک کی فضیلت بیان فرمائی۔ آپ کے خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام اور دعا ہوئی بعد ازاں لنگر شریف کا بھی اہتمام ہوا۔

ہالینڈ میں قیام کے دوران حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے دن میں ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک مریضوں کو دیکھا اور روحانی علاج فرمایا اور رات میں روزانہ مریدین کے لیے روحانی تربیتی نشست منعقد کی، جس میں آپ نے مختلف موضوعات پر خطاب فرمایا لوگوں کو ذکر کی تعلیم دی اور خصوصاً نئی نسل پر زور دیا کہ وہ اپنے آپ کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔

جامع مسجد تقویٰ میں خطاب:

۲۹ رجنوری بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء جامع مسجد تقویٰ امسٹرڈیم میں آپ نے ایک جلسے سے خطاب فرمایا۔ مسجد کے صدر محترم جناب عبد الرشید صاحب نے آپ کو اس جلسے میں مدعو کیا تھا۔ آپ نے ایک گھنٹے خطاب فرمایا۔ اس محفل میں علمائے کرام کے علاوہ عوام اہلسنت نے کثیر تعداد میں شرکت کیں۔ جب کہ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے مریدین بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ محفل کے بعد ذکر ہوا پھر لنگر شریف کا اہتمام بھی ہوا۔ یہاں سے آپ روٹرڈیم تشریف لائے اور مرکزِ اشرفیہ میں روحانی تربیتی نشست سے خطاب فرمایا۔

نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب:

۳۰ رجنوری بروز جمعہ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی جامع مسجد فیض الاسلام، ڈین ہاخ تشریف لے گئے۔ مسجد کے امام و خطیب حضرت مولانا فارس مقیم صاحب نے اپنے رفقاء کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ انہوں نے آپ کا تعارف کروایا پھر نعرۂ تکبیر و رسالت کی گونج میں آپ کو خطاب کی دعوت دی۔ آپ نے ''نظر'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے

https://www.ashrafia.net

فرمایا کہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں۔ جو اپنی نظروں کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نظر میں اثر پیدا فرما دیتا ہے بزرگانِ دین واولیائے کاملین نے اپنی نظر کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی نظر میں اثر پیدا کردیا۔ سلطان الہند غریب نواز علیہ الرحمہ کی نظر میں یہ اثر تھا کہ جس کو یہ نظر بھر کے دیکھ لیتے تو اس کے ظاہر وباطن دونوں کو پاک کردیتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور ان بزرگانِ دین واولیائے کاملین کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ آپ کے خطاب کو بے حد پسند کیا گیا بعد ازاں آپ نے خطبہ اور نماز پڑھائی۔

جلسہ ایصالِ ثواب:

۳۰ رجنوری بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء حضرت مولانا عبد الرشید قادری اشرفی علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان نے اپنے والدِ محترم کے ایصال ثواب کے لیے کنز الہدیٰ کے ایک بڑے ہال میں جلسہ ایصال ثواب منعقد کیا۔ جس کی صدارت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے کی۔ جلسے میں حضرت مولانا افتخار حسین شاہ صاحب، مولانا عبد الغفار قادری نورانی، مولانا محمد رفیق قادری اشرفی، مولانا محمد طاہر اشرفی اور دیگر علماء نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے مولانا عبد الرشید قادری اشرفی کی دینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا احمد مختار قادری اشرفی زیدہ مجدہ کو خلافتِ اشرفیہ سے نوازا اور تاجِ اشرفی پہنایا۔ یہ وہی تاج تھا جو حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے مولانا عبد الرشید قادری اشرفی کو پہنایا تھا۔ مولانا عبد الغفار قادری نورانی نے خلافت نامہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے جلسے میں خصوصی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا مولانا عبد الرشید قادری اشرفی مرحوم سے میرے تین رشتے تھے۔ ایک یہ کہ وہ میرے پیر بھائی تھے، دوسرے یہ کہ وہ میرے استاد بھائی تھے اور تیسرے یہ کہ وہ میرے بہت اچھے محبت کرنے والے دوست تھے۔ ان کے ساتھ زمانہ طالبِ علمی گزرا اور یہ یادیں ابھی تک باقی ہیں۔ آپ نے ایک گھنٹے خطاب فرمایا اور مولانا عبد الرشید قادری اشرفی علیہ الرحمہ کے ساتھ گزرے ہوئے واقعات، ان کا دورِ طالبِ علمی، دستارِ فضیلت کا جلسہ اور بعد ازاں ہالینڈ اور سری نام میں تبلیغی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ آج وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کی اولاد موجود ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان کو ان کا صحیح جانشین بنائے اور ان کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آپ کے خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام ہوا پھر فاتحہ خوانی کی گئی اور حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے دعا فرمائی اس طرح یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہالینڈ میں قیام کے دوران حضرت مولانا اسرار الحق قادری اشرفی حضرت مولانا مفتی ایوب اشرفی، حضرت مولانا فارس مقیم اشرفی اور ان کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے مرکز اشرفیہ آکر حضرت سے ملاقات کیں۔ آپ اپنے قیام کے دوران روٹرڈیم

https://www.ashrafia.net

امسٹرڈیم ڈین ہاخ، ذوالو، سوترمل اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں تشریف لے گئے اور وہاں مختلف اجتماعات سے خطاب فرمایا۔

جلسہ دستارِ فضیلت:

یکم فروری بروز اتوار صبح ۱۰ بجے جامعہ حنفیہ غوثیہ، طارق روڈ میں سالانہ جلسہ دستارِ فضیلت کا انعقاد ہوا۔ جس میں خصوصی خطاب علامہ مفتی منیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور شیخ الحدیث جامعہ ہذا حضرت علامہ ڈاکٹر نور احمد شاہتاز دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرمایا۔ اس جلسۂ دستارفضیلت میں ابو الحامد مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی اور مرید حضور فخر المشائخ مولانا قاری حسنین رضا اشرفی زیدہ مجدہٗ کی دستار بندی بھی فرمائی الحمد للہ! یہ ادارہ کئی دیہائیوں سے ملک وقوم کی خدمت میں مصروف ہے اور قرآن مجید وفرقان حمید کے حفظِ قرآن کے ساتھ سبع قرأت کے کورس بھی کرائے جارہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کے روئے رواحضرت علامہ قاری عبد القیوم محمود نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کوصحت وتندرستی کے ساتھ عمر طویل عطافرمائے۔

حضرت ابوالحامد سید مکرم اشرف جیلانی کا دورۂ پنجاب:

مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی زیدہ مجدہٗ یکم فروری بروز اتوار بذریعہ ائرلائن شام ساڑھے چار بجے ملتان پہنچے، جہاں شیخ الحدیث مولانا غلام مرتضیٰ بندیالوی، آپ کے چچازاد بھائی صاحبزادہ حافظ سید مجتبیٰ اشرف جیلانی اور دیگر مریدین ومعتقدین نے آپ کا استقبال کیا، درسگاہِ اشرفیہ ملتان میں کچھ دیر قیام کے بعد آپ ڈیرہ اسماعیل خان کے لیے روانہ ہوئے۔

رات آپ نے کوٹ ادو میں قیام فرمایا اور صبح تقریباً نو بجے ڈیرہ اسماعیل خان جامعہ منظر الاسلام پہنچے جہاں پر علامہ عمران بندیالوی باروی اشرفی، علامہ غلام مرتضیٰ مہروی، علامہ اسامہ بندیالوی، علامہ کلیم اللہ اشرفی ودیگر طلباء کرام نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا بعد ازاں آپ جلسہ ختم بخاری میں تشریف لے گئے جہاں جامع المعقول والمنقول خلیفہ حضور فخر المشائخ ابوالفیض حضرت علامہ فضل الرحمن بندیالوی چشتی اشرفی زیدہ مجدہٗ نے محبتوں کے ساتھ آل رسول کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا۔

ختمِ بخاری کے موقع پر آپ نے طلبہ سے خصوصی خطاب بھی فرمایا اور جلسہ ختم بخاری میں آلِ سلطان حضرت علامہ محمد درویش نقیبی دامت برکاتہم العالیہ سے بھی آپ نے ملاقات فرمائی۔ اس خطاب کے بعد آپ محمد کامران اشرفی کے ساتھ اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے۔ بروز پیر بعد نماز مغرب اسلام آباد میں ایک دکان کا افتتاح فرمایا اور وہاں پر فاتحہ خوانی اور خصوصی دعا فرمائی بعد ازاں رات آپ نے اسلام آباد ائیرپورٹ کے قریب ہی قیام فرمایا۔ بروز منگل ۲ فروری کو صبح ۱۱ بجے کی فلائٹ سے کراچی روانہ ہوئے۔ یوں آپ کا مختصر دورۂ پنجاب مکمل ہوا۔